سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

منگل، 26۔نومبر 2019

(یوم الثلاثہ، 28۔ربیع الاوّل 1441ھ)

سترہویں اسمبلی: سولھواں اجلاس

جلد 16 : شمارہ 7

683

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 26-نومبر 2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اوّل

(مسودہ قانون)

The Punjab Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2019

Resumption of Motion for Leave:	Concerned Minister to respond on the motion that leave be granted to introduce the Punjab Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2019.
Ms Sadia Sohail Rana:	to introduce the Punjab Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2019.

حصہ دوئم

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

(مورخہ 19 - ستمبر 2019 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

1- محترمہ شاہدہ احمد: اس ایوان کی رائے ہے کہ 65 سال اور زائد عمر کے بزرگ شہریوں کو تمام سرکاری ٹرانسپورٹ (ٹرین، بسیں، میٹرو بس، سپیڈو بس) میں کرایہ سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

684

2۔ جناب منیب الحق: یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ کھادوں کی قیمت میں حالیہ اضافہ فی الفور واپس لیا جائے۔

3۔ جناب محمد منیب سلطان چیمہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے اکثر تعلیمی اداروں نے عوام کو لُوٹنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ ہر سکول یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو از خود مہنگے داموں فروخت کرتا ہے اور تمام نجی تعلیمی ادارے ایسا یونیفارم، کاپیاں اور کتابیں تیار کرواتے ہیں جو مارکیٹ میں دستیاب نہ ہو اور مجبوراً طلباء کو سکول سے یہ اشیاء مہنگے داموں خریدنی پڑتی ہیں لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ کے تمام نجی تعلیمی اداروں کو پابند کیا جائے کہ وہ ایسے یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کا انتخاب کریں جو تمام تعلیمی اداروں میں یکساں ہوں اور بآسانی مارکیٹ میں دستیاب ہوں تاکہ بچوں کے والدین پر فیسوں کے بھاری بوجھ کے علاوہ مہنگا یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو خریدنے کا بوجھ کم ہو سکے۔

4۔ محترمہ مسرت جمشید: صوبائی اسمبلی پنجاب کا ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ نوزائیدہ بچوں میں پائی جانے والی مہلک اور جان لیوا بیماری Methylmalonic Academia (MMA) کا واحد علاج اور لائیو سیونگ میڈیکیٹڈ دودھ یا خوراک (XMTVI Maxamaid) بغیر کسی ٹیکس و ڈیوٹی اور پیکنگ پر بغیر اردو تحریر درآمد کرنے کی اجازت دی جائے۔

5۔ محترمہ حنا پرویز بٹ: یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت اس حوالے سے قانون سازی کرے کہ تمام سرکاری و نجی ہسپتالوں میں وفات پائے جانے والے مریض کے لواحقین سے بقایاجات کی رقم وصول نہ کی جائے اور ان کو فی الفور میت لے جانے کی اجازت دی جائے بلکہ ہسپتال انتظامیہ فری ایمبولینس کا انتظام کرے تاکہ میت کو گھر بروقت پہنچایا جاسکے۔

685

موجودہ قراردادیں

1- محترمہ حنا پرویز بٹ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں مردہ، لاغر اور بیمار جانوروں کے گوشت کے ساتھ حرام گوشت بھی فروخت ہو رہا ہے۔ جس کی ایک وجہ مناسب تعداد میں سلاٹر ہاؤس نہ ہونا ہے لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ سلاٹر ہاؤسز کی تعداد میں اضافہ کیا جائے نیز مضر صحت گوشت فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

2- جناب محمد لطاسب ستی: اس ایوان کی رائے ہے کہ ہائی کورٹ کی جانب سے تحصیل مری میں تعمیرات پر عائد پابندی ختم کئے جانے کے فیصلے پر عملدرآمد نہ ہونے سے مری میونسپل کارپوریشن کو ریونیو کی مد میں کروڑوں روپے کے نقصان کا سامنا ہے اور لوگوں کے بنیادی حقوق بھی سلب ہو رہے ہیں لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ عدالت عالیہ کے فیصلے پر عملدرآمد کیا جائے تاکہ حلقے کے عوام کو درپیش مسائل حل ہو سکیں۔

3- محترمہ سبین گل خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ پانی انسانی زندگی کے لئے بنیادی ضرورت ہے لیکن عوام کی بڑی تعداد اس بنیادی ضرورت سے محروم ہیں لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئین کے آرٹیکل 19-الف میں دیئے گئے حق معلومات اور آرٹیکل 25-الف میں دی گئی مفت اور لازمی تعلیم کی فراہمی کی طرح پاکستان کے ہر شہری کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو بھی بطور بنیادی حق آئین میں شامل کیا جائے۔

4- سردار فاروق امان اللہ دریشک: اس ایوان کی رائے ہے کہ انسانی زندگی میں صفائی کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ سینی ٹیشن کو بطور بنیادی حق، آئین میں شامل کیا جائے۔

5- جناب محمد صفدر شاکر: اس ایوان کی رائے ہے کہ جن شوگر ملوں نے زمینداروں کو گنے کی سپلائی کی ادائیگی نہیں کی، حکومت انہیں فوری ادائیگی کا حکم جاری کرے۔

687

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا سولہواں اجلاس

منگل، 26-نومبر 2019

(یوم الثلاثہ، 28-ربیع الاوّل 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12 بج کر 22 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالماجد نُور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ
يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ
لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ
يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۸

سورة التّحْريم آیت 8

مومنو! اللہ کے آگے صاف دل سے توبہ کرو۔ امید ہے کہ وہ تمہارے گناہ تم سے دور کر دے گا اور تم کو باغہائے بہشت میں جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا اس دن اللہ پیغمبر کو اور (ان لوگوں کو) جو اُن کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا (بلکہ) اُن کا نور ایمان ان کے آگے اور داہنی طرف (روشنی کرتا ہوا) چل رہا ہوگا اور وہ اللہ سے التجا کریں گے کہ اے پروردگار ہمارا نور ہمارے لئے پورا کر اور ہمیں معاف فرما۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے (8)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سیدنا و مولانا محمد
وعلیٰ الہ و صحبیہ و بارک وسلم
جب حُسن تھا اُن کا جلوہ نُما انوار کا عالم کیا ہو گا
ہر کوئی فدا ہے بن دیکھے دیدار کا عالم کیا ہو گا
جس وقت تھے خدمت میں اُن کی ابو بکر، عمر، عثمان، علی
اُس وقت رسول اکرمؐ کے دربار کا عالم کیا ہو گا
چاہیں تو اشاروں سے اپنے کایا ہی پلٹ دیں دنیا کی
یہ شان ہے خدمت گاروں کی سردارؐ کا عالم کیا ہو گا
میرے مصطفیٰ میرے مجتبیٰ سا حسین آیا نہ آئے گا
اُنہیں دیکھنا ہو جو خواب میں تو دُرود اُن پر پڑھا کرو

MR DEPUTY SPEAKER: Bismillahi-r-Rahmani-r-Rahim. We welcome the Members of the Parliament from Sindh Assembly to the Punjab Assembly. They are sitting in Speaker's gallery and I would like to invite all of you. All the members should participate.

ہمارا قذافی سٹیڈیم میں 2:00 بجے دوپہر میچ ہے۔ آپ سب وہاں پر تشریف لائیں۔

جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے ابھی فرمایا ہے کہ اس وقت سپیکر گیلری میں سندھ سے آئے ہوئے خواتین و حضرات ممبران سندھ اسمبلی تشریف فرماہیں۔

جناب سپیکر! میں گورنمنٹ آف پنجاب اور بالخصوص وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کی طرف سے ان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں امید کرتا ہوں کہ ان کا پنجاب میں قیام خوشگوار گزرے گا۔ میں آپ کے توسط سے ممبران تک یہ بات بھی پہنچانا چاہتا ہوں کہ پنجاب میں قیام کے دوران انہیں جہاں کہیں بھی جانے کے لئے یا کسی بھی قسم کی assistance اگر گورنمنٹ کی طرف سے ہو تو یہ ہمارے لئے باعث اعزاز ہو گا کہ ہم ان کی خدمت کر سکے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ exchange of delegations بڑا اچھا اقدام ہے۔ میں جب چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل ہوتا تھا تو اس وقت لوکل گورنمنٹ کے exchange of delegations ہوتے تھے۔ اس طرح کے دورے یا exchange of delegations سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح آج معزز ممبران سندھ اسمبلی سے یہاں پر تشریف لائے ہیں ان کے ساتھ آپ کی sitting ہوئی لیکن اس کا ایک اور بہتر انداز بھی تھا کہ اگر ہم انہیں اپنی پوری گورنمنٹ کی طرف سے ایک بریفنگ دیتے کہ اس دوران ہماری گورنمنٹ کی کارکردگی کیا رہی ہے، legislation اور different initiatives کے حوالے سے کارکردگی کیسی رہی ہے۔ اس سے ان کو ہم سے اور ہم کو ان سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملتا۔

جناب سپیکر! ہم ان کے تجربات سنتے تو ہمیں بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملتا اس لئے میں آپ سے بالخصوص عرض کرنا چاہتا ہوں کہ since you are custodian of the House تو اس قسم کے exchange of delegations کے لئے آپ ضرور اقدامات کریں۔ پنجاب اسمبلی سے بھی delegations سندھ میں جانے چاہئیں، خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں جانے چاہئیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ سیکھنے کا ایک اچھا موقع بھی ہے اور اس سے بھائی چارے کی فضا میں اضافہ بھی ہو گا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ بہت سی غلط فہمیاں ایسی ہوتی ہیں جو آپس میں مل بیٹھنے سے دور ہو سکتی ہیں۔ میں ایک دفعہ پھر ان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں سندھ سے تشریف لانے والے خواتین و حضرات جو یہاں پر تشریف فرما ہیں ان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ جیسا کہ جناب محمد بشارت راجا نے ابھی فرمایا ہے کہ exchange of delegations چاروں صوبوں میں ہونے سے ایک well knitted nationalist society بننے کے لئے نہ صرف مدد ملے گی بلکہ جو چھوٹی چھوٹی رکاوٹیں ہوتی ہیں جو bitterness ہوتی ہیں۔ ان کو سمجھنے اور دور کرنے میں بھی مدد ملے گی۔

جناب سپیکر! میں صرف اتنی گزارش کرنی چاہوں گا کہ تمام سندھ کے عوام اور ان کے نمائندگان جو یہاں آئے ہیں ہمارے لئے بہت ہی محترم ہیں۔ ہمارے دل میں ان کی بہت عزت ہے۔ اخبارات میں یا میڈیا میں سیاسی باتیں ہوتی ہیں ان کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! میں صرف ایک چیز کا اضافہ کروں گا کیونکہ جناب محمد بشارت راجا نے تمام باتیں فرما دی ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ کہوں گا کہ department to department بھی exchange of delegations ہوا کرتے تھے۔ 2005 میں ایکسائز، لاء اور لوکل گورنمنٹ کے محکمہ جات کے منسٹر صاحبان کے delegations اس محکمے کے مہمان ہوتے تھے۔ اگر اس طرح بھی کیا جائے

تو اس طرح delegations کی دو اقسام ہو جائیں گی۔ میں صرف یہ تجویز جناب کے سامنے رکھنا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر! میں ایک دفعہ پھر آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور سندھ سے آنے والے ساتھیوں کو بہت زیادہ good luck کہتا ہوں اور خوش آمدید بھی کہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں سندھ سے آئے ہوئے ممبران جو یہاں کرکٹ کھیلنے کے لئے آئے ہیں ہم ان کی دل کی اتھاہ گہرائیوں سے خوش آمدید کہتے ہیں۔ وزراء صاحبان نے خیر اپنی بات کی ہے میں اپوزیشن کی طرف سے بات کر رہا ہوں کہ اپوزیشن بھی اسی طرح ان کو welcome کرتی ہے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ parliamentarians کے یہ جو تعلقات بن رہے ہیں انشاء اللہ ان میں بہتری آئے گی۔

جناب سپیکر! میں ان کے لئے کہتا ہوں کہ:

عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے ان کو اپنی منزل آسمانوں میں
شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا محمد اقبال! ماشاء اللہ۔ Indeed It's a great learning کہ جو exchange programmes ہوتے ہیں ان میں بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں بھی سندھ جانا چاہئے۔ مجھے بھی تھوڑی بہت سندھی آتی ہے۔ میں بھی تمام ممبران سندھ اسمبلی کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

رپورٹ

(میعاد میں توسیع)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون رپورٹ کی میعاد میں توسیع کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

مسودہ قانون پروبیشن اینڈ پیرول سروس پنجاب 2019
کے بارے میں رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"The Punjab Probation and Parole Service Bill 2019
(Bill No.32 of 2019.)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔ جنوری 2020 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The Punjab Probation and Parole Service Bill 2019
(Bill No.32 of 2019.)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔ جنوری 2020 تک توسیع کر دی جائے۔"

اس تحریک کی کسی نے مخالفت نہیں کی اس لئے سوال یہ ہے کہ:

"The Punjab Probation and Parole Service Bill 2019
(Bill No.32 of 2019.)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔ جنوری 2020 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں!

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1355 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: شاہ گوہر پیر قبرستان کے راستے میں کوڑا کرکٹ پھینکے سے متعلقہ تفصیلات

*1355: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی-154 لاہور شاہ گوہر پیر قبرستان کے راستے میں سارے علاقے کا کوڑا کرکٹ پھینکا جارہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ راستے میں کوڑا کرکٹ کی وجہ سے قبرستان جنازہ لے کر جانا بہت مشکل ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کوڑا کرکٹ کی وجہ سے قبرستان اور آبادی میں بدبو پھیلی ہوئی ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت مذکورہ قبرستان سے کوڑا کرکٹ کو کسی دوسری جگہ شفٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی۔154لاہور شاہ گوہر قبرستان کے راستے میں دوعدد کنٹینرز کوڑا کرکٹ کے لئے رکھے گئے ہیں۔ تاہم یونین کونسل نمبر134 کے رہائشی کوڑا کرکٹ کنٹینرز کے علاوہ راستے میں بھی پھینک دیتے ہیں۔

(ب) حلقہ پی پی۔154، یونین کونسل نمبر134 میں تنگ گلیاں ہونے کی وجہ سے کنٹینرز گلیوں میں نہیں رکھے جاسکتے اس لئے دو کنٹینرز قبرستان کے پاس مناسب جگہ پر رکھے گئے ہیں۔ مسلم آباد، گرین پارک، کرول گھاٹی، کرول بازار جیسے بہت تنگ علاقوں میں کنٹینرز نہیں رکھے جاسکتے۔ یونین کونسل نمبر134 میں صرف ایک جگہ ہے جہاں یونین کونسل کا تقریباً75 فیصد کوڑا دو کنٹینرز (جن کا سائز پانچ کیوبک میٹر ہے) میں اکٹھا کیا جاتا ہے۔ مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں یہ کنٹینرز اس جگہ سے ہٹانا مناسب نہیں ہے۔ بصورت دیگر پوری یونین کونسل میں کوڑا اکٹھا کرنے کا کام متاثر ہوگا اور رہائشی کوڑا اسی جگہ پر پھینکتے رہیں گے۔ اس وقت کنٹینرز کو روزانہ ایک دفعہ خالی کیا جاتا ہے۔ تاہم اس میں بہتری لانے کی کوشش کی جارہی ہے تاکہ مستقبل میں اس طرح کی شکایت سے بچا جاسکے۔ مزید برآں ہماری سوشل موبلائزرز ٹیم نے علاقے میں صفائی آگاہی مہم شروع کر رکھی ہے تاکہ رہائشی راستوں کی بجائے کوڑا کوڑے دان (کنٹینرز) میں ڈالے۔

(ج) کوڑا روزانہ کی بنیاد پر اُٹھایا جاتا ہے لہٰذا یہ کہنا درست نہ ہے۔

(د) جواب اثبات میں نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں جو سوال پوچھا اُس کا جواب ڈیپارٹمنٹ نے admit کر لیا کہ آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ جب میں اُس کو درست کرنے کی بات کرتی ہوں تو صاف انکار کر دیتے ہیں۔ جب آپ ایک بات کو درست مان رہے ہیں کہ شاہ گوہر پیر قبرستان کے باہر کوڑا کرکٹ کا انبار لگا ہوا ہے اور پوری یونین کونسل کا کچرا وہاں پر پھینک دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! اگر میں پوچھتی ہوں کہ کیا آپ اسے کہیں اور شفٹ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو اس پر ڈیپارٹمنٹ صاف انکار کر رہا ہے۔ آج سے پہلے ایسا واقعہ کبھی نہیں ہوا اس لئے بڑا افسوسناک مرحلہ ہے۔ آپ پارلیمانی سیکرٹری سے اس کا جواب لے لیں پھر میں اس کی اصل حقیقت بھی بتا دیتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ شاہ گوہر پیر قبرستان والا علاقہ بڑا congested ہے، تنگ گلیاں ہیں اور جہاں سے یہ راستہ جاتا ہے وہ بھی بہت تنگ ہے۔ اگر ہم اس کو تبدیل کرتے ہیں تو وہاں کے مقامی لوگ اتنا دُور جا کر اپنا کوڑا کرکٹ کیسے پھینکیں گے؟

جناب سپیکر! ہماری معزز ممبر اپنے سوال میں ہی admit کر رہی ہیں کہ راستے میں گندے کوڑے کی وجہ سے جنازہ قبرستان لے کر جانا بہت مشکل ہے۔ اگر یہ نیچے جواب میں پڑھیں تو ہم بتا رہے ہیں کہ سوشل موبلائزر ٹیموں نے آگاہی مہم شروع کی ہوئی ہے۔ ہم ایسا نہیں کر سکتے کہ وہاں کی مقامی آبادی کو neglect کر کے کوڑا کرکٹ کے کنٹینر اور collection centers کو کہیں دُور شفٹ کریں۔ ابھی نیبر ہُڈ کونسلیں بن رہی ہیں اور مقامی لوگوں کے پاس یہ اختیارات آ رہے ہیں تب وہ جو فیصلہ کریں گے وہ best ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! اگلا ضمنی سوال کریں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! مجھے نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ ہمارے پارلیمانی سیکرٹری وہاں گئے بھی ہیں یا نہیں یا ڈیپارٹمنٹ نے جو پرچی اِن کو لکھ کر دے دی ہے اُس پر عمل کر رہے ہیں۔ میں نے آپ سے یہ بات کی ہے کہ آج سے پہلے ایسا واقعہ کبھی نہیں ہوا کہ وہاں پر اس طرح کوڑے کے انبار لگے ہوں۔ یہ بات درست ہے کہ وہاں پر تنگ گلیاں ہیں لیکن پہلے روزانہ کی بنیاد پر کوڑا کرکٹ اٹھا لیا جاتا تھا۔

جناب سپیکر! اب انہوں نے کہا کہ ممبر خود اس بات کو admit کر رہی ہیں تو میں نے بالکل یہ کہا ہے کہ راستے میں کوڑا کرکٹ اس طرح بکھرا پڑا ہے کہ قبرستان جنازہ لے جانا بھی مشکل ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ سوال کریں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! قبرستان جائے عبرت ہے اس لئے اُس کو اپنی سیاست کی نذر مت کریں۔ پارلیمانی سیکرٹری خود admit کر رہے ہیں کہ وہ تنگ علاقے ہیں لہٰذا ایسا سسٹم جو پاکستان مسلم لیگ (ن) نے introduce کروایا تھا کہ جگہ جگہ پر چھوٹے dust bin رکھے گئے تھے جس کی وجہ سے قبرستان کی طرف لوگوں کو گزرنا کبھی محال نہیں ہوتا تھا۔ یہ admit کر لیں کہ اس میں ان کی نااہلی ہے کیونکہ جواب میں موجود ہے کہ ان کا ڈیپارٹمنٹ properly وہاں کام نہیں کر رہا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ سوال کریں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! آپ کا ڈیپارٹمنٹ وہاں کام نہیں کر رہا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اب آپ بیٹھ جائیں کیونکہ speech نہیں ہو سکتی اور صرف سوال ہو سکتا ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! یہ ضمنی سوال ہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! مجھے سوال تو کر لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اتنی دیر سے تقریر کئے جا رہی ہیں لیکن ضمنی سوال کریں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! یہ ضمنی سوال ہی ہے۔ جب پارلیمانی سیکرٹری مان رہے ہیں کہ وہاں پر کوڑے کے انبار لگے ہوئے ہیں تو انہیں اٹھانے کا یہ کیا سسٹم introduce کروا رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! معزز ممبر میری request سن لیں۔ یہ collection centers ان کے اپنے بنائے ہوئے ہیں لیکن ہم نے اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ یہ ہمارے ساتھ میٹنگ کر لیں اور ہمیں وہاں لے جائیں۔ اس سوال میں سیاسی point scoring کی بات نہیں ہے بلکہ یہ بڑا genuine مسئلہ ہے لیکن ground realities یہ ہوتی ہیں کہ کچھ جگہوں پر ہمیں لوگوں کو facilitate کرنا پڑتا ہے۔ اُدھر جگہیں تنگ ہیں اور مقامی لوگ کہاں جائیں گے؟ اگر وہاں سے کوڑا اٹھا کر آدھا کلو میٹر دُور لے جائیں اور وہاں collection center بنا دیں تو مقامی لوگوں کو دقت پیش آئے گی۔ جیسے محترمہ فرما رہی ہیں تو اِن کے اپنے یہ collection centers بنائے ہوئے ہیں جس پر میں سیاسی بات نہیں کر رہا۔

جناب سپیکر! میں نے پوری تحقیق کی ہے اور اگر میری بہن چاہیں گی تو میں وہاں کی تصاویر بھی بھجوا دوں گا۔ اگر محترمہ چاہیں تو ہمارے ساتھ میٹنگ کے لئے ٹائم رکھ لیں تو ہم اُدھر بھی محکمہ کو بھجوا دیتے ہیں اور جو اِن کے خدشات ہیں وہ دُور کر دیتے ہیں۔ اس میں اہلی یا نااہلی کی کوئی بات نہیں ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے پارلیمانی سیکرٹری کی توجہ اس طرف کروانا چاہتا ہوں کہ محترمہ کا بالکل جائز سوال ہے لیکن ڈیپارٹمنٹ نے غلط جواب دیا ہے کیونکہ یہ میری constituency ہے۔ شاہ گوہر پیر قبرستان کا محل وقوع یہ ہے کہ اُس کی ایک سائیڈ پر

100 فٹ چوڑا سلطان محمود روڈ ہے جو پختہ ہے اور دوسرا وہ قبرستان دو حصوں میں تقسیم ہے ایک left اور ایک right side پر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ ضمنی سوال کر لیں۔

چودھری اختر علی: اس میں ایک 60 فٹ کا روڈ جاتا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب اپنے محکمہ سے یہ نوٹس لیں کہ یہ غلط جواب کیوں دیتے ہیں؟ پہلے اُس علاقے کا کوڑا کرکٹ جمع ہوتا تھا لیکن daily basis پر وہ اٹھا کر لے جاتے تھے لیکن اب کئی کئی دن کوڑا پڑا رہتا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ اتنی چوڑی سڑکیں ہونے کے باوجود کوڑا نہیں اٹھایا جاتا اور پارلیمانی سیکرٹری کو نہیں پتا کہ دونوں طرف بہت چوڑی سڑکیں ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! ان کی reservations کو نوٹ کر لیں اور انہیں دُور کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! ہم بالکل نوٹ کرتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ میں نے سڑکوں کی بات ہی نہیں کی بلکہ particular شاہ گوہر پیر قبرستان کے علاقہ کی بات کی ہے جو اِن کا interior area ہے۔ جو قبرستان کا راستہ نکلتا ہے وہ شاہ گوہر قبرستان کے اندر محلوں سے نکلتا ہے۔ ہم معزز ممبر کی تجویز نوٹ کر لیتے ہیں لیکن انہوں نے یہ خود admit کیا ہے۔

جناب سپیکر! جز (ج) میں یہ دیکھیں تو ہم اِن سے کہہ رہے ہیں کہ روزانہ کی بنیاد پر کوڑا اٹھایا جا رہا ہے۔ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ روزانہ کی بنیاد پر کوڑا نہیں اٹھایا جا رہا اور یہ satisfy نہیں ہیں تو نشاندہی کریں ہم انشاء اللہ اُس کو چیک کرائیں گے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں بتاتی ہوں۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔ تین ضمنی سوال already ہو چکے ہیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں ایک منٹ کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! محترمہ راحیلہ نعیم نے فرمایا تھا کہ ہمارا سسٹم بہتر تھا۔ اُن کے پہلے ویسٹ مینجمنٹ کے ڈی جی وسیم اجمل آج کل نیب کی حراست میں ہیں جن کا یہ پتا کرلیں کہ وہ کتنے ارب روپے کے گھپلے میں اندر ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! تشریف رکھیں۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! جناب محمد ارشد ملک نے سوال نمبر 1373 اور 1374 کو pending کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ دونوں سوال pending کئے جاتے ہیں۔ ہم سندھ اسمبلی کے ممبران کو پنجاب اسمبلی آمد پر اور سپیکر گیلری میں خوش آمدید کہتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ہاؤس نے ڈیسک بجا کر ممبران سندھ اسمبلی کا پرتپاک استقبال کیا)

اگلا سوال سیدہ زہرا نقوی کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

سیدہ زہرا نقوی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1460 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور کی یونین کونسل نمبر 265
اور یونین کونسل نمبر 266 میں سڑکوں کی ٹوٹ پھوٹ سے متعلقہ تفصیلات

***1460: سیدہ زہرا نقوی:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کی یونین کونسل نمبر 265 اور یونین کونسل نمبر 266 سڑکوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے گیس پائپ لائن بچھانے کی وجہ سے سڑکیں / گلیاں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

(ب) ان یونین کونسلز میں سڑکوں کی مرمت کا کام کب تک شروع کیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) جی ہاں! یونین کونسل نمبر 265 اور یونین کونسل نمبر 266 میں محکمہ سوئی نادرن گیس پائپ لائنز کی طرف سے گیس سپلائی کے لئے لائنیں بچھانے کے لئے مختلف سڑکات پر روڈ کٹ لگائے گئے ہیں۔ ان روڈ کٹس کی بحالی کا تخمینہ مبلغ -/2,14,73,900 روپے کا ڈیمانڈ نوٹس محکمہ سوئی گیس کو بھجوایا گیا ہے۔

(ب) جیسے ہی محکمہ سوئی گیس کی طرف سے روڈ کٹ چارجز وصول ہوتے ہیں ان سڑکات کی مرمت کر دی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سیدہ زہرا نقوی: جناب سپیکر! میں صرف یہ پوچھنا چاہوں گی کہ سڑکوں کی مرمت کا کام جس حوالے سے میں نے سوال کیا ہے، یہ کوئی تاریخ بتا دیں کہ کب تک یہ کام مکمل ہو گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! اس کی کوئی date بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! اس حوالے سے کوئی تاریخ ہم نہیں بتا سکتے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ کام محکمہ سوئی گیس سے متعلقہ ہے اور وہ کوئی cut off date دے گا تو ہم بتائیں گے۔ وہاں پر کام تو شروع ہے اور ہم ان سے پتا کر لیتے ہیں کہ کب تک وہ کام ختم کریں گے تو ان سے پوچھ کر ہم انہیں بتا دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! سوئی گیس کا کام ختم ہو گا تو آپ کو بتائیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! بالکل ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

سیدہ زہرا نقوی: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ میں جواب سے مطمئن ہوں اور اللہ کرے کہ یہ کام جلد مکمل ہو جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 1523 محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1547 جناب حامد رشید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب گیلری میں موجود نہیں ہیں تو اس حوالے سے آپ کی رولنگ بھی موجود ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سپیشل سیکرٹری اور ایڈیشنل سیکرٹری بھی موجود ہیں جبکہ سیکرٹری صاحب کی طرف سے request آئی ہے اور وہ میرے پاس آئے تھے ان کی وزیر اعلیٰ کے ساتھ کوئی میٹنگ تھی۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 1566 محترمہ ربیعہ نصرت کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! چونکہ اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا تو میری گزارش ہے کہ اس سوال کو pending کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری! سوالات کی وصولی کی تاریخ 20۔ فروری 2019 ہے اور جواب میں لکھا ہوا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا تو کیا وجہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! ہم نے ان کو displeasure notice دے دیا ہے اور جن کے متعلقہ یہ سوال ہیں تو انہیں 2/3 notices بھجوائے ہیں۔ سیکرٹری صاحب اور۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے تو ان سوالات نمبر 1637 اور 1706 کو pending کرتے ہیں اور آپ بھی دیکھ لیں۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1722 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: عزیز بھٹی ٹاؤن سے جانوروں کے انخلاء سے متعلقہ تفصیلات

*1722: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور سے گائے اور بھینسیں شہری حدود سے باہر نکالنے کا حکم دیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کے واضح احکامات کے باوجود عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور میں جانور پھر رہے ہیں نیز ان کا گوبر بھی گٹروں میں ڈالا جا رہا ہے۔

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے سال 19-2018 میں عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور سے کتنی گائے اور بھینسیں قبضہ میں لیں نیز ان کے مالکان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی۔ تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) درست ہے کہ حکومت نے ضلع لاہور کے 9 زونز کے شہری علاقوں سے مال مویشی نکالنے کا حکم دیا تھا۔

(ب) عزیز بھٹی زون نے حکومت کے حکم پر آپریشن انخلاء مویشی کا حکم دیا جس پر عملہ عزیز بھٹی زون ریگولیشن نے کارروائی کرتے ہوئے بیس حویلیاں سیل کیں اور ملزمان کے خلاف ایف آئی آر درج کروا دی ہیں۔ یہ کہ عزیز بھٹی زون روزانہ کی بنیاد پر انخلاء مویشیاں کے لئے کارروائی کر رہا ہے۔

(ج) یہ کہ عملہ ریگولیشن نے مورخہ 2019-01-01 تا 2019-08-01 تک بیس حویلیاں سیل کیں اور 237 جانور (گائے بھینسیں) عزیز بھٹی زون کے علاقے سے باہر نکال دی ہیں۔ 34 گائے، بھینسیں گرفت کر کے مالکان کے خلاف بیس ایف آئی آرز اور -/53500 روپے جرمانہ کیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جی، بالکل میرا ضمنی سوال جز (الف) سے متعلقہ ہے کہ کیا لاہور کے ان 9 زونوں کے شہری علاقوں میں مال مویشی نکال دیئے گئے ہیں کیونکہ ایک اطلاع کے مطابق ابھی بھی مال مویشی وہاں موجود ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! ہماری اطلاع کے مطابق یہ مال مویشی نکال دیئے گئے ہیں اور اگر جز (ج) میں دیکھیں تو بیس عدد حویلیوں کو بھی seal کیا گیا ہے اور 237 جانور جن میں گائے بھینسیں بھی نکالی ہیں نیز بیس عدد ایف آئی آرز بھی درج کروائی گئی ہیں اور پچاس ہزار سے اوپر جرمانے بھی ہوئے ہیں۔ میرے خیال میں اب 100 فیصد تو میں نہیں کہہ سکتا لیکن almost مال مویشی وہاں سے نکل گیا ہے۔ اگر کوئی کسی ایک آدھ جگہ پر موجود ہے تو محترمہ نشاندہی کروادیں ہم اس پر ایکشن لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال جز (ب) سے متعلق ہے کہ عزیز بھٹی ٹاؤن میں صرف بیس حویلیاں seal کی گئی ہیں جو پارلیمانی سیکرٹری نے بھی ابھی بات کی ہے تو اس پورے زون میں کیا صرف بیس حویلیاں ہی موجود تھیں اور باقی لوگوں کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کی گئی؟ آپ جیسے کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر مال مویشی اب نظر نہیں آرہے ہیں جبکہ ہم سب کو پتا ہے کہ ہر جگہ اور ہر زون میں یہ موجود ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! اس میں حویلیوں کی نشاندہی کرنے کا مسئلہ ہے۔ محترمہ ہمیں fresh question دے دیں تو ہم ان حویلیوں کے بارے میں دوبارہ آپریشن کر لیتے ہیں۔ جن حویلیوں کا ہمیں پتا ہے اور جہاں کی ہمیں انفارمیشن ہے تو ہم نے وہ حویلیاں sealed کر دی ہیں جبکہ ان کے خلاف ایف آئی آرز بھی درج کی جا چکی ہیں نیز جرمانے بھی ہو چکے ہیں۔ میرے خیال میں، جو ہم نے

investigate کیا ہے almost تقریباً عزیز بھٹی ٹاؤن کے 9 زونوں سے سارا مال مویشی نکل چکا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! آٹھ ماہ کے اندر 237 جانوروں کو نکالا گیا ہے تو آپ خود بتائیں کہ جن حویلیوں کو seal نہیں کیا گیا تو اس کی کیا وجہ ہے؟ اس کی proper انکوائری ہو کیونکہ گزشتہ آٹھ ماہ میں 237 جانوروں کو نکالا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں وہی عرض کر رہا ہوں کہ جو حویلیاں کھلی ہیں اور ان کے علم میں ہیں تو یہ ہمیں بتائیں۔ یہ ہمیں list دے دیں تو ہم انہیں بند کروا دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ لسٹ دیں۔ آپ مجھے دے دیں میں انہیں دے دوں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب احمد خان): جناب سپیکر! بالکل ایسی حویلیاں ہوتی ہیں تو یہ ہمیں بتا دیں ہم ان کو بند کروا دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ لسٹ دیں تو وہ بند کروا دیتے ہیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! ہماری اطلاع کے مطابق ایسی حویلیاں ہیں اور ایسے لوگ ہیں جن سے "منتھلی" پیسے وصول کئے جاتے ہیں اور ان پر کوئی چیک نہیں ہوتا تو پلیز اگر ایسی کوئی چیز exist کرتی ہے تو میں لسٹ بھی provide کر دوں گی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ لسٹ دے دیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں لسٹ بھی provide کر دوں گی اگر ان کے خلاف کارروائی کی جائے لیکن ساری حویلیاں seal ہونی چاہئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: He will make sure کہ ان کے خلاف کارروائی ہو گی۔ اگلا سوال بھی محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1723 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: عزیز بھٹی ٹاؤن، فتح گڑھ اور مسلم آباد میں تجاوزات سے متعلقہ تفصیلات

*1723: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور فتح گڑھ، مسلم آباد میں دکانداروں نے تجاوزات قائم کر رکھی ہیں۔ جس سے ٹریفک تو کیا پیدل چلنا بھی مشکل ہو چکا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹی ایم اے کے افسران ان دکانداروں سے منتھلی بھتہ وصول کرتے ہیں جس کی وجہ سے یہ تجاوزات ابھی تک قائم ہیں؟

(ج) کیا حکومت نے اس معاملہ پر کوئی انکوائری کروائی ہے، اس انکوائری کی رپورٹ فراہم کی جائے؟

(د) کیا حکومت اور متعلقہ انتظامیہ اس مسئلہ کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) درست ہے کہ سروس روڈ پر عارضی تجاوزات ریڑھی وغیرہ کی صورت میں قائم ہو جاتی ہیں جن کو عملہ ریگولیشن عزیز بھٹی زون کے علاوہ سپیشل سکواڈ بھی آپریشن کر کے موقع سے عارضی تجاوزات ختم کرواتا ہے۔ دوبارہ عارضی تجاوزات قائم ہونے کی صورت میں بھی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ مزید یہ کہ دونوں اطراف گرین بیلٹ جو کہ پی ایچ اے کے زیر انتظام ہے گاہے بگاہے پی ایچ اے کے ہمراہ ٹریفک وارڈن کی مدد سے بھی عزیز بھٹی زون ان کے خلاف کارروائی عمل میں لاتے ہوئے تجاوزات ختم کرتا ہے جس کی رپورٹ بذریعہ واٹس ایپ گروپ میں اتھارٹی کو دی جاتی ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ بھتہ خوری کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) ایسی کوئی انکوائری نہ کی گئی ہے۔

(د) جی، ہاں! موقع سے انٹی انکروچمنٹ آپریشن کر کے تمام تجاوزات ختم کر دی گئی ہیں۔ نیز اگر کوئی عارضی انکروچمنٹس دوبارہ قائم کی جاتی ہیں تو حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز(الف) سے ہے کہ مسلم آباد روڈ پر اگر آپ دیکھیں تو "یاسر بروسٹ سے لے کر تبارک مسجد تک" بہت سی ایسی دکانیں ہیں جن کے باہر تجاوزات موجود ہیں بلکہ اگر آپ تبارک مسجد کے سامنے دیکھیں تو سروس روڈ پر اس قدر تجاوزات موجود ہیں، ابھی بھی جائیں تو وہاں فروٹ کی ریڑھیاں لگی ہوئی ہیں تو ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! ہوتا یہ ہے کہ یہ تجاوزات ختم ہو جاتی ہیں اور پھر آجاتی ہیں ہم پھر چلے جاتے ہیں اور ہمارے ساتھ ساتھ ٹریفک وارڈنز بھی ہمراہ ہوتے ہیں۔ بعض کو جرمانے کئے جاتے ہیں اور بعض کے اگر چھوٹے موٹے کھوکھے ہوں تو ان کو seal کیا جاتا ہے۔ میرے خیال میں جو موقع سے ہم نے anti-encroachment operation کر کے تمام تجاوزات ختم کر دی ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے جو رپورٹس ملی ہیں تو اس وقت وہاں پر کوئی ایسا scene نظر نہیں آرہا۔ تجاوزات کے خلاف آپریشن کے وقت ٹریفک وارڈنز بھی ہوتے ہیں اور گاہے بگاہے کھوکھے اور ریڑھیاں وغیرہ اٹھواتے رہتے ہیں۔

جناب سپیکر! اگر محترمہ کو وہاں پر کوئی ایسی تجاوزات نظر آتی ہیں تو یہ بتائیں ہم اُدھر سے بھی اُٹھواتے ہیں۔ کوئی مسئلہ نہیں ہے ویسے یہ "آپریشن کلین اپ" گاہے بگاہے ہفتے دس دن بعد ہوتا رہتا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز(ب) سے ہے کہ میں نے بالکل بھتہ خوری کی بات نہیں کی بلکہ میں نے یہ کہا ہے کہ محکمہ کے کچھ لوگ ان دکانداروں اور ریڑھی والوں سے "منتھلی" وصول کر رہے ہیں جس کی وجہ سے ان کے خلاف کارروائی نہیں ہو رہی تو پلیز اس کا جواب دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! تو بھتہ ہی ہو گیا ناں یہ۔ This is Bhatta

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب احمد خان): جناب سپیکر! یہ معزز ممبر نے جز(ب) میں اپنے سوال میں منتھلی اور بھتہ خوری ہی کہا ہے تو میں یہی عرض کروں گا کہ بھتہ خوری کا تو ثبوت ہوتا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! محترمہ ان ملازمین کی identification کر دیں یا ہم خود بھی پتا کرتے ہیں۔ اگر کوئی ایسا معاملہ ہو رہا ہے تو ہمارے علم میں نہیں ہے لیکن آج کل کے دور میں میرا نہیں خیال کہ اس قسم کا scene اب رہ گیا ہے۔ آج سے دس بیس سال پہلے ہو تو میں نہیں کہہ سکتا۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین (میاں شفیع محمد) کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! اپنی بات جاری رکھیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! محکمہ نے اس کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے اگر نہیں کی تو پلیز کی جائے اور مجھے یہ بتایا جائے کہ یہ عملہ کب تک اس جگہ پر ڈیوٹی پر تھا اور اسے تبدیل کرنے کا کوئی ارادہ ہے کیونکہ محکمہ کے وہی same لوگ لگے ہوتے ہیں جن میں "منتھلی charge کرنے کا trend ہوتا ہے" تو please اس کے خلاف ایک انکوائری کی جائے، چیک کیا جائے اور ملازمین کی ڈیوٹیاں تبدیل کرنے کو تیار ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب احمد خان): جناب سپیکر! انکوائری کے لئے پہلے determine کرنا پڑتا ہے کہ اس پر کوئی الزام لگے۔ اگر ان کی نظر میں ہے تو یہ بتائیں ہم اس کی انکوائری کریں گے۔ میں پورے محکمہ کا یہ کیسے ensure کر سکتا ہوں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! Witness موجود ہیں اور آپ کو بھی پتا ہے اور ابھی جا کر بے شک چیک کر لیں کیونکہ ابھی بھی وہاں پر encroachments موجود ہیں تو ان تجاوزات کی وجہ کیا ہے؟ اگر ڈیوٹی انچارج allow نہیں کر رہے تو وہاں پر تجاوزات کیسے موجود ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! محترمہ! ٹھیک بات کر رہی ہیں۔ تجاوزات جس جگہ پر موجود ہیں ہم اس کا پتا کر لیتے ہیں کہ وہاں پر جس کی بھی ڈیوٹی ہے ہم ان کے خلاف انکوائری کروا لیتے ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، نہیں، تین ضمنی سوالات ہو چکے ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! ایک انتہائی اہم ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، نہیں۔ کیونکہ اسمبلی میں ایک circular جاری ہوا ہے جس کے مطابق ایک سوال پر تین سے زائد ضمنی سوالات نہیں کئے جاسکتے۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! ایک مختصر سا سوال کر لینے دیں۔

جناب چیئرمین: اپوزیشن اور حکومت کے درمیان اجلاس میں فیصلہ ہو گیا ہے کہ ایک سوال پر تین سے زائد ضمنی سوالات نہیں کئے جاسکتے۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! یہ جناب عنایت لک نے فیصلہ کیا ہے۔۔

جناب چیئرمین: اس کا circular جاری ہوا ہے، میں witness ہوں مجھے وہ circular ملا ہے اور میں نے پڑھا ہے۔ اگر آپ نے نہیں پڑھا ہے تو میں آپ کو بتا رہا ہوں۔ اگلا سوال محترمہ سیمابیہ طاہر کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں!

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1730 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

دھاڑی بھٹیاں ننکانہ صاحب کے داخلی راستہ پر سولنگ لگانے سے متعلقہ تفصیلات

*1730: **محترمہ سیمابیہ طاہر**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ننکانہ صاحب کے گاؤں دھاڑی بھٹیاں کا داخلی سولنگ ختم ہو چکا ہے اور راستے میں کئی کئی فٹ گہرے کھڈے پڑنے سے علاقہ مکینوں کو انتہائی مشکلات کا سامنا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ گاؤں میں آگ لگنے کا ایک وقوعہ ہوا لیکن راستہ ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے 1122 کی گاڑیاں گاؤں تک نہیں پہنچ سکیں اور لاکھوں روپے کا نقصان ہوا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ گاؤں کو جاتے ہوئے راستے میں آنے والا نہر کا پل بھی انتہائی خراب اور بوسیدہ ہو چکا ہے جو کسی حادثے کا پیش خیمہ ہو سکتا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ضلع ننکانہ صاحب کے گاؤں دھاڑی بھٹیاں کے داخلی راستے کو از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمایا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) گاؤں ڈھاری بھٹیاں کے دو داخلی راستے ہیں ایک راستہ کا سولنگ مرمت طلب ہے۔ جبکہ دوسرا راستہ بالکل درست ہے۔

(ب) اس واقعہ کا علم نہیں تاہم مذکورہ گاؤں میں ننکانہ صاحب کی جانب سے دوسرا راستہ درست ہے۔

(ج) یہ معاملہ محکمہ انہار کے متعلقہ ہے۔

(د) ڈسٹرکٹ کونسل ننکانہ صاحب نے تخمینہ مرتب کر دیا ہے۔ مجاز اتھارٹی کی منظوری کے تحت سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کیا جا سکتا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب چیئرمین! میں ان تمام جوابات سے مطمئن ہوں لیکن میری ایک تجویز ہے کہ یہ ننکانہ صاحب کے گاؤں دھاڑی بھٹیاں کی بات ہو رہی ہے اس کا راستہ اتنا خراب ہے کہ وہاں ریسکیو 1122 بھی نہیں جا سکتی اور دوسرے راستوں میں بھی مسئلے مسائل ہیں۔ اس کی جلد از جلد مرمت کا کام شروع کروایا جائے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں پر لوگ بہت مشکلات کا شکار ہیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! جو ہمارا نیا لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 آیا ہے اس میں لوکل ڈویلپمنٹ بورڈ بن چکے ہیں جن کا 3۔ نومبر کو نوٹیفکیشن بھی ہو گیا ہے۔ جیسے ہی ان کا کام شروع ہو گا تو یہ کام انشاء اللہ priority basis پر کروا دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: محترمہ! کیا آپ جواب سے مطمئن ہیں؟

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب چیئرمین! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 1807 محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1847 جناب صہیب احمد ملک کا ہے ان کی request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1857 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور جنرل بس سٹینڈ پر بسوں سے اڈا فیس کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

***1857: چودھری اختر علی:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جنرل بس سٹینڈ لاہور پر ہر بس سے کس شرح سے اڈا فیس وصول کی جاتی ہے۔ کیا فیس کی وصولی سرکاری انتظامیہ خود کرتی ہے۔ یا مذکورہ فیس کی وصولی کا ٹھیکہ نیلام کیا جاتا ہے۔ اگر پرائیویٹ ٹھیکیدار ہے تو اس وقت ٹھیکیدار کون ہے اور کتنی سالانہ رقم کے عوض ٹھیکہ دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس سٹینڈ پر حکومت کی طرف سے طے کردہ اڈا فیس سے کئی گنا زیادہ اڈا فیس وصول کی جاتی ہے اور زائد فیس ادا نہ کرنے والے ٹرانسپورٹر کو سٹینڈ پر بس کھڑی کرنے کی سہولت مہیا نہیں کی جاتی؟

(ج) گزشتہ تین سالوں میں جنرل بس سٹینڈ کے کون کون ایڈمنسٹریٹر رہے ان کا تعیناتی عرصہ کتنے ماہ پر محیط ہے۔ کیا کسی ایڈمنسٹریٹر کے خلاف کھلے عام زائد فیس وصول کرنے والے عناصر کو نہ روکنے پر کارروائی کی گئی تو تفصیل فراہم فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) جنرل بس سٹینڈ لاہور میں مندرجہ ذیل شرح سے اڈا فیس وصول کی جا رہی ہے۔

(اے سی بسیں)

کم از کم -/500 روپے یا ایک ٹکٹ کرایہ فی بس فی پھیرا

(نان اے سی بسیں)

کم از کم -/300 روپے یا ایک ٹکٹ کرایہ فی بس فی پھیرا

(36-سیٹ تک گاڑیاں)

فی ٹکٹ کرایہ فی پھیرا فی گاڑی

مذکورہ بالا فیس کی وصولی بذریعہ سات ٹھیکہ جات کی صورت میں کی جاتی ہے اور ٹھیکہ جات کی نیلامی بمطابق رولز 2016 پنجاب لوکل گورنمنٹ (Auction of Collection Rights) کی جاتی ہے۔ ٹھیکہ نہ ہونے کی صورت میں مذکورہ قانون کے تحت سرکاری انتظامیہ فیس وصول کرتی ہے۔ Adda Fee کی روک تھام کے لئے شہر کے خارجی راستوں پر چیکنگ پوائنٹس قائم کئے گئے ہیں۔ اس سال 20-2019 جنرل بس سٹینڈ لاہور میں مذکورہ اڈا فیس کی وصولی کے مذکورہ سات ٹھیکہ جات میں سے

چار ٹھیکہ جات نیلام عام کے ذریعے فروخت ہوئے ہیں جن کی کل مالیت مبلغ4کروڑ 34لاکھ روپے ہے۔ ٹھیکیداران کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

1) چودھری انٹرپرائزز(پرائیویٹ) لمیٹڈ بذریعہ چیف ایگزیکٹو محمد اصغر جاوید(اے سی ونان اے سی بسیں جنرل بس سٹینڈ بادامی باغ)

2) فیصل شہزاد(اے سی بسیں، سٹی بس ٹرمینل سکندریہ کالونی)

3) چودھری اینڈ کمپنی بذریعہ پروپرائٹر عبدالشکور چودھری(اے سی ونان اے سی بسیں، جناح بس ٹرمینل ٹھوکر نیاز بیگ)

4) چودھری اینڈ کمپنی بذریعہ پروپرائٹر عبدالشکور چودھری(اے سی ونان اے سی بسیں، ویگن کوسٹر، ہائی روف اور مزدا) جبکہ بقیہ تین ٹھیکہ جات نیلام عام کے ذریعہ فروخت نہ ہوئے جس پر سرکاری انتظامیہ بمطابق قانون مذکورہ فیس وصول کر رہی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ تمام ٹرانسپورٹرز/ڈرائیورز وغیرہ سے مذکورہ بالا شرح کے مطابق ہی فیس وصول کرنے کی ہدایات واجازت ہوتی ہے۔ ہر ٹرانسپوٹر مذکورہ شرح سے ہی فیس ادا کرتا ہے۔

(ج) گزشتہ تین سالوں سے جنرل بس سٹینڈ پر مندرجہ ذیل ایڈمنسٹریٹر تعینات رہے:

1) مسٹر کامران بشیر عرصہ تعیناتی 11۔مارچ2016 تا2۔اکتوبر2017

2) مسٹر شاہد حسن کلیانی عرصہ تعیناتی 3۔اکتوبر2017 تا7۔جنوری2019

3) میاں وحیدالزماں عرصہ تعیناتی 8۔جنوری2019 تا8۔مئی2019

4) مسٹر احمد رضا بٹ عرصہ تعیناتی9۔مئی 2019 تاحال مذکورہ بالا اڈا فیس کی زائد وصولی کی بابت کوئی بھی شکایت برخلاف ایڈمنسٹریٹر نہ ہوئی ہے بلکہ کبھی کبھار کسی عملہ کے خلاف شکایت کی صورت میں ایڈمنسٹریٹر صاحبان ہی کارروائی کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! میرا جز(الف) میں سوال ہے کہ جنرل بس سٹینڈ پر جو اڈا فیس وصول کی جاتی ہے کیا وہ گورنمنٹ سیکٹر پر وصول کی جاتی ہے یا اسے ٹھیکیدار وصول کرتا ہے نیز ٹھیکیدار کا ٹینڈر جو ایک سال پر محیط ہوتا ہے اس کی رقم بتائی جائے؟

جناب سپیکر! انہوں نے جواب دیا کہ ہم non air conditioned vehicle کا -/300 روپیہ اور air conditioned vehicle کا -/500 روپیہ وصول کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے یہ جو اڈا فیس بتائی ہے کیا اس کا کوئی نوٹیفکیشن موجود ہے میرے علم کے مطابق لوکل گورنمنٹ یا کمشنر یا ڈی سی او اس پر بالکل خاموشی تانے ہوئے ہیں؟ -/2500 سے لے کر -/5000 روپے فی بس اڈا فیس کی مد میں وصولی کی جاتی ہے اس کے باوجود بسوں کے مالک کو سہولیات میسر نہیں ہیں اور وہاں غنڈہ گردی کا راج ہے۔

جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری سے یہ پوچھتا ہوں کہ کیا انہوں نے کبھی لوکل باڈی کے افسران کے ساتھ لاہور جنرل بس سٹینڈ کا وزٹ کیا ہے؟ یہ وہاں جا کر دیکھیں کہ وہاں غنڈہ گردی کا راج ہے۔ میں ان سے سوال کرتا ہوں کہ اگر ان کے پاس اڈا فیس کا کوئی نوٹیفکیشن category wise ہے تو وہ ایوان میں پیش کریں۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! چودھری اختر علی میرے قابل احترام ممبر ہیں ہم پچھلی دفعہ بھی اس اسمبلی میں اکٹھے رہے ہیں۔ ٹھیکہ جات کی نیلامی بمطابق رولز 2016 پنجاب لوکل گورنمنٹ Auction of Collection Rights کے تحت ہوتی ہے اور انہوں نے خود لوکل گورنمنٹ ایکٹ بنایا ہے۔ جہاں تک وہاں وزٹ کرنا اور غنڈہ گردی کی بات ہے تو میں پھر یہی عرض کروں گا کہ یہ اطلاع کی بنیاد پر فرما رہے ہیں۔ اگر ان کے پاس کوئی specific شکایت کا ریکارڈ ہے، کسی اڈے کے مینجر یا کسی کا کوئی بھی ریکارڈ ہے کہ وہ پیسے زیادہ لے رہے ہیں یا وہاں غنڈہ گردی یا harassment ہو رہی ہے تو ہمیں بھی بتائیں پھر ہم administratively اس کو دیکھ لیں گے اور اس مقصد کے لئے پولیس کا محکمہ بھی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اچھے لوگ ہیں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: اگر کوئی اس طرح کا offence ہوا ہے تو آپ تحریری بتائیں۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! میں اپنے فاضل پارلیمانی سیکرٹری جو بڑے ہی زیرک انسان ہیں میں ان سے انسانی دائرے میں رہ کر سوال کرتا ہوں اور یہ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بتائیں کہ ان کے شہر میں جو vehicles چلتی ہیں، وہاں جو مسافر جاتے ہیں کیا ان کے ساتھ انسانوں جیسا سلوک کیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر! میں کہہ رہا ہوں کہ یہ -/2500 روپے سے لے کر -/5000 روپے تک فیس لی جا رہی ہے۔ اس میں انتظامیہ شامل ہے اور ایڈمنسٹریٹر کا سارا عملہ involve ہے۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی اس طرح کا offence ہوا ہے تو اس کو رپورٹ کریں۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! یہ ایک general issue ہے، جنرل بس سٹینڈ پر روزانہ لاکھوں کے حساب سے لوگ سفر کرتے ہیں وہ 99 فیصد اس کے گواہ بن جائیں گے۔

جناب چیئرمین: اس کا آسان حل یہ ہے کہ آپ اس کے خلاف درخواست دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! اس سوال کا دوسرا پارٹ مجھ سے related نہیں ہے لیکن میں اتنا عرض ضرور کروں گا کہ ان کی بات اس حد تک درست ہے کہ ایک ہوتی ہے اڈا فیس جو -/500 روپے یا -/300 روپے تک ہوتی ہے جو یہاں لکھی ہوئی بھی ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا یہ ہوتا ہے کہ جن ٹرانسپورٹرز کی اڈوں پر monopoly ہوتی ہے وہ اپنی فیس لیتے ہیں۔ اس میں ہوتا یہ ہے کہ جو محکمہ ٹرانسپورٹ کسی کو route permit دیتا ہے مثلاً روٹ ہوتا ہے مسٹر X کے نام اور وہاں پر گاڑی مسٹر B چلا رہا ہوتا ہے۔ جو دوسرا بندہ ہوتا ہے وہ پہلے کو دو تین ہزار روپے دیتا ہے۔

جناب سپیکر! وہ صحیح فرما رہے ہیں اور گراؤنڈ پر یہی پریکٹس چل رہی ہے۔ یہ اسی طرح ہوتا ہے جس طرح ٹینڈر کسی اور نے لیا ہوتا ہے اور وہ اپنا ٹینڈر آگے فروخت کر دیتا ہے۔ جو رولز پہلے بنے ہوئے ہیں ان میں آہستہ آہستہ تصحیح ہو رہی ہے۔ یہ اس طرح ہوتا ہے اور اسے میں admit کروں گا لیکن یہ کہنا کہ وہاں پر لوکل گورنمنٹ یا ہماری طرف سے کوئی ایسی چیز ہوتی ہے تو

اس کو میں deny کروں گا۔ اگر میرے فاضل ممبر کے پاس لوکل گورنمنٹ کے خلاف کوئی چیز ہے تو وہ ہمیں بتائیں۔ اگر ان کے پاس کسی افسر کے خلاف یا اہلکار کے خلاف کوئی شکایت ہے تو اس کا ہمیں بتائیں ہم اس پر پورا ایکشن لیں گے۔ ویسے ان کی بڑی valid بات ہے۔

جناب چیئرمین: چودھری اختر علی! یہ آپ کا آخری سوال ہے۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! ابھی تو شروع ہی ہوا ہے۔ میں نے سوال میں پوچھا ہے کہ ٹھیکیدار کا نام بتایا جائے تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم سات قسم کے ٹھیکے اجراء کرتے ہیں جن میں چار ٹھیکہ جات ٹینڈر کئے گئے اور جن کے ٹھیکے ٹینڈر نہیں ہوئے ان سے گورنمنٹ سرکاری نوٹیفکیشن کے مطابق خود فیس وصول کر رہی ہے۔ انہوں نے جو ٹھیکیدار کی رقم اس میں درج کی ہے وہ چار کروڑ اور کچھ لاکھ روپے ہے۔ انہوں نے جنرل بس سٹینڈ کا ٹھیکہ کسی فرم چودھری انٹر پرائزرز کو دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں ان سے یہ سوال کرتا ہوں کہ چودھری انٹر پرائزرز کا 19-2018 کا ٹھیکہ کتنی مالیت میں کیا اور اس میں چھوٹی منی بس، ویگن، بڑی بس، نان اے سی اور اے سی کی کیا ratio رکھی گئی، نیز رقم وصول کرنے کا شیڈول کیا تھا؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں اپنے قابل احترام ممبر سے یہ عرض کروں گا کہ یہ fresh question بنتا ہے۔ اگر انہوں نے ہمارے سے اُس وقت پوچھا ہوتا کہ علیحدہ علیحدہ ٹھیکیداروں کی علیحدہ علیحدہ ٹھیکوں کی رقم بتائیں تو ہم اس میں ضرور لکھ دیتے۔ اس کے باوجود ہم ان کو وہ لسٹ بھی مہیا کر دیں گے۔ ہمارا ٹینڈر کم از کم 500 کا ہے اب اس پر اگر کوئی below میں جاتا ہے لیکن میرے خیال میں جنرل بس سٹینڈ کے ٹھیکے below میں نہیں جاتے اور یہ پورے پورے ہی ہوتے ہیں۔ یہ جتنے ٹھیکیدار لکھے ہوئے ہیں ہم ان کو لسٹ فراہم کر دیں گے۔ ہم total lump sum amount 4 کروڑ 34 لاکھ روپے دی ہے۔ جتنے ٹھیکیدار ہیں اور جتنی firms آئی ہیں ہم ان کو یہ لسٹ مہیا

کر دیں گے اگر fresh question سے بچنا چاہتے ہیں۔ نہیں تو یہ ہمیں fresh question دے دیں اور ہم وہ بھی دیکھ لیں گے۔

جناب چیئر مین: آپ ان سے لسٹ لے لیجئے گا۔

چودھری اختر علی: جناب چیئر مین!۔۔۔

جناب چیئر مین: آپ کے سوالات پورے ہو گئے ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب چیئر مین! میری عرض سنیں۔ میرا یہ دوسرا سوال تھا اور اگر آپ چیئر مین ہیں اور اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ بہت جلدی ہے تو پتا نہیں یہ ایسے محسوس ہو رہا ہے کہ اس گورنمنٹ کا یہ آخری اجلاس ہے جو مجھے کہہ رہے ہیں کہ جلدی کریں اور اس کو ختم کریں۔ اجلاس تو ابھی چلنے ہیں، میرا تو یہ ابھی دوسرا سوال ہوا ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ اس کو ختم کریں۔

جناب چیئر مین: چلیں! آپ تیسرا سوال کر لیں۔ اسی کو consider کر کے آپ کی گنتی کو پورا کرتے ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب چیئر مین! میرے سوال کے جز (ب) میں سے ضمنی سوال ہے اور میں نے ان سے پوچھا کہ یہ جو اڈا فیس وصول کی جاتی ہے تو اس کا کوئی چیک اینڈ بیلنس ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے خارجی راستوں پر پوائنٹس بنائے ہوئے ہیں جہاں پر یہ چیک کیا جاتا ہے اور باقاعدہ اس کی documentation کی جاتی ہے تو یہ ہاؤس کو بتایا جائے کہ لاہور میں کہاں کہاں خارجی راستوں پر ان کے چیکنگ پوائنٹس ہیں اور ان پر کون کون سا عملہ تعینات ہے، ان کے ریکارڈ کے مطابق اس میں کتنی complaints لکھی گئیں اور ان پر کیا کارروائی کی گئی؟

جناب چیئر مین: جی، شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئر مین! معزز ممبر کے پورے چار سوال ہوئے ہیں۔ یہ کوئی specific خارجی راستے نہیں ہوتے، ایک entrance ہوتی ہے، ایک exit ہوتی ہے اور exit پر پرچی والے کھڑے ہوتے ہیں اور عموماً چیک کرتے ہیں جو کہ معزز ممبر کو بھی پتا ہے اس میں جو documentation ہوتی ہے وہ سب پوری کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس میں یہ ہوتا ہے میں نے ان کی خدمت میں پہلے بھی گزارش کی ہے کہ وہ اپنا لین دین کرتے ہیں اور یہ ان کا ذاتی ہوتا ہے اس میں روٹ پرمٹ محکمہ ٹرانسپورٹ اور ان کی involvement ہوتی ہے۔ ہمیں جو وہ پرچی دیتے ہیں وہ پورے پیسوں کی دیتے ہیں جو بسیں اس وقت exist کر رہی ہوتی ہیں اور اڈے کے جو مقامی راستے ہوتے ہیں جہاں سے بسیں نکلتی ہیں اور مختلف روٹس کے لئے نکلتی ہیں وہ وہاں سے پیسے collect کرتے ہیں تو اس میں کوئی ایسی evidence یا آج کے دن تک کوئی گھپلا نہیں ہوا جب سے میں نے پارلیمانی سیکرٹری کا چارج سنبھالا ہے اس سے پہلے میرے سامنے کوئی documentation نہیں آئی۔ اب ہم انکوائری تب کریں جب کوئی چیز ہمارے پاس documentation میں آئے۔ یہ وہیں موقع پر سارا کچھ ہوتا ہے اور جو exit والے ہوتے ہیں جب وہاں سے بسیں نکلتی ہیں تو ان سے پرچی collect کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: نہیں، آپ نے تین چار سوالات کر لئے ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! آپ بے شک سوال گن لیں۔

جناب چیئرمین: آپ گنتی اپنی کریں یا پھر میری کریں۔ یہ آپ کا چوتھا سوال ہے۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! آپ کی مہربانی ہوگی۔

جناب چیئرمین: چلیں! آپ سوال کر لیں۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! میرا پارلیمانی سیکرٹری سے سوال ہے کہ ان کا لاہور میں ایک جناح ٹرمینل ہے اس میں، میں اڈا فیس کی بات تو نہیں کروں گا۔۔۔

(اذان ظہر)

چوہدری اختر علی: جناب چیئرمین! اس میں میرا سوال ہے کہ جنرل بس سٹینڈ جناح ٹرمینل پر جو لوگ اپنے مسافروں کو لینے کے لئے جاتے ہیں وہ وہاں پر کار، موٹر سائیکل اور رکشا پر -/20 روپے سے -/50 روپے وصول کئے جاتے ہیں۔ آیا ان کا کوئی ٹینڈر ہے یا وہ بغیر ٹینڈر وہاں پر جگا ٹیکس وصول کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! definitely وہاں پر دو قسم کے ٹھیکے ہوتے ہیں ایک مقامی طور پر adjustment ہوتی ہے لوگوں کی گاڑیوں کی حفاظت کے لئے 10،20، 30 روپے لیتے ہیں یہ پورے لاہور میں ہورہا ہے اس میں -/30 روپے یا -/50 روپے لئے جاتے ہیں ایک یہ ہوتا ہے، ایک لوکل گورنمنٹ محکمہ کی طرف سے ہوتا ہے۔ یہ دونوں قسم کے جناح ٹرمینل پر چل رہے ہیں ایک وہ مقامی adjustment بھی کر لیتے ہیں اور ایک اس میں ہمارا بھی ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چوہدری کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں!

محترمہ کنول پرویز چوہدری: جناب سپیکر! سوال نمبر 1977 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لوکل گورنمنٹ میں جون 2018
سے تاحال ڈویلپمنٹ فنڈز کے استعمال سے متعلقہ تفصیلات

*1977: **محترمہ کنول پرویز چوہدری:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جون 2018 سے تاحال لوکل گورنمنٹ میں کل کتنا ڈویلپمنٹ فنڈ استعمال ہوا ہے؟

(ب) بجٹ 19-2018 میں لوکل گورنمنٹ میں کتنا ترقیاتی فنڈ مختص کیا گیا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) صوبائی سالانہ ترقیاتی پروگرام سال 19-2018 میں گورنمنٹ آف پنجاب نے 243 سکیموں کے لئے 4535 ملین روپے مختص کئے تھے۔ 2298.00 ملین روپے جاری کئے گئے جن میں سے 30.06.2019 تک 2091.00 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

(ب) صوبائی سالانہ ترقیاتی پروگرام سال 19-2018 میں گورنمنٹ آف پنجاب نے 243 سکیموں کے لئے 4535 ملین روپے مختص کئے تھے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! اس میں میرا جز (الف) میں پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب مئی میں بلدیاتی اداروں پر شب خون مار کر انہیں گھر بھیج دیا گیا تھا تب سے لے کر آج تک کتنا ترقیاتی فنڈز استعمال ہوا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! یہ ہم نے جز (الف) میں معزز ممبر کو بتا دیا ہے کہ 243 سکیموں کے لئے ٹوٹل فنڈز 4535 ملین روپے مختص کئے گئے تھے جس میں سے 2298 ملین روپے جاری کئے گئے اور 30-06-2019 تک 2091 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ مئی سے لے کر آج تک کتنا ترقیاتی فنڈ استعمال ہوا ہے اس میں کتنا ڈویلپمنٹ فنڈ اور کتنا نان ڈویلپمنٹ فنڈ ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! محترمہ نے جون 2018 سے تاحال لوکل گورنمنٹ کے ڈویلپمنٹ فنڈ کا پوچھا ہے اور نان ڈویلپمنٹ کا بھی پوچھا ہے اگر ان کو ضرورت ہے تو ہم ان کو بتا دیں گے۔۔۔

جناب چیئرمین: اس میں نان ڈویلپمنٹ فنڈ کا نہیں پوچھا۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! میں نے نان ڈویلپمنٹ فنڈ کا بھی پوچھا ہے۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ جون 2018 سے جون 2019 تک 2091 ملین روپے خرچ ہوئے اور 4535 ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔ اس کے بعد ہمیں کوئی پیسا نہیں ملا اور ابھی تک ہم نے کوئی روپیہ لوکل گورنمنٹ فنڈ میں خرچ نہیں کیا۔ اب چونکہ Neighbourhood Councils اور Village Councils کا نوٹیفکیشن ہو چکا ہے ان کے لوکل پلاننگ بورڈ بن چکے ہیں اب جو خرچ ہو گا۔ وہ خود determine کریں گے کہ جتنے جہاں لگنے ہوں گے وہ اُس وقت ہی ہوں گے۔ لوکل گورنمنٹ میں ترقیاتی فنڈ خرچ نہیں ہو سکتے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! شکریہ۔ لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ جون سے اب تک لوکل گورنمنٹ بالکل بے بس پڑی ہوئی ہے اور تمام ترقیاتی کام رُکے ہوئے ہیں اور بے بسی کا عالم ہے؟

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ صرف ضمنی سوال کریں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کا جواب یہ آتا ہے اور کاش یہ مجھے میرے سوال کے جواب میں in detail بتا دیتے کہ جو فنڈز استعمال ہوا وہ ہر ضلع وار کتنا کتنا استعمال کیا گیا تھا؟ یہ تو انہوں نے جو جواب دیا ہے اس کا تو مجھے کوئی منہ سر ہی نہیں نظر آ رہا ہے اس پر میں ان سے کیا بات کروں؟ یہ ڈسٹرکٹ وار نہیں بتا سکتے تھے کہ فلاں ڈسٹرکٹ میں اتنا استعمال ہوا اور فلاں میں اتنا استعمال ہوا ہے؟ پنجاب شاید کوئی کروڑوں ڈسٹرکٹ پر تو مشتمل نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کا سوال ہے کہ لوکل گورنمنٹ میں کل کتنا ڈویلپمنٹ فنڈ استعمال ہوا ہے اگر ضلع وار پوچھنا ہے تو fresh question ڈال دیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! اب تو میں definitely fresh question ڈالوں گی اگر ان کے پاس بتانے کے لئے کچھ ہوتا تو بہت سارے answers in detail آ جاتے اور یہ ضرور مجھے ضلع وار جواب دیتے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! جو آپ نے پوچھا ہے اس کا جواب انہوں نے دے دیا ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! آپ کہہ دیں مجھے اُن کی طرف سے جواب ہی ہے۔ مجھے کیا پورے بلدیاتی نمائندوں کو جواب ہے، آج باہر بیٹھے ہوئے ہزاروں نمائندے ان کی شکلیں دیکھ رہے ہیں کہ یہ کس طرف جا رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں نے معزز ممبر کو جواب دے دیا ہے۔ اب وہ خود سمجھنے کی کوشش کریں کہ جون 2019 تک 2091 ملین خرچ ہو چکے ہیں جون کے بعد ابھی تک ڈویلپمنٹ سیکٹر میں ابھی تک کوئی خرچ نہیں ہوا اب اُس میں اگر معزز ممبر کسی political speech میں لے کر جائیں تو اس بارے میں، میں نہیں کہہ سکتا کیونکہ جب خرچ ہوئے ہی نہیں ہیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! میں نے ان سے مئی سے پوچھا تھا اُس کا بھی یہ جواب نہیں دے سکے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! دیکھیں آپ کا سوال جون 2018 سے ہے اور آپ نے اُس میں ٹوٹل ڈویلپمنٹ بجٹ پوچھا ہوا ہے۔ Order in the House please.

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں معزز ممبر کو یہ عرض کرتا ہوں کہ انہوں نے مئی تک کا پوچھا ہے ہم نے پورے جون تک ان کو بتا دیا ہے اگر ان کو ایک مہینہ پہلے کی تفصیلات چاہئیں تو وہ بھی بتا دیں گے یہ کوئی اتنی complicated بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل صحیح بات ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ کنول پرویز چودھری آپ کا ہے جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔ میرا سوال نمبر 1978 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور شہر میں یونین کونسلوں میں
واٹر فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

*1978: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شہر لاہور کی کتنی یونین کونسلوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب ہیں؟

(ب) ہر کس فلٹریشن پلانٹ کا فلٹر کتنے عرصہ بعد تبدیل کیا جاتا ہے؟

(ج) ہر کس فلٹریشن پلانٹ میں پانی کا معیار پرکھنے یا جانچنے کا کیا طریق کار اپنایا جاتا ہے؟

(د) محکمہ مزید کن کن یونین کونسلوں میں فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور کے 9 زونز کی 274 یونین کونسلوں میں سے 79 یونین کونسلز میں 99 واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب ہیں یہ واٹر فلٹریشن پلانٹس سابق ٹی ایم اے اور محکمہ لوکل گورنمنٹ نے CDWA پراجیکٹ کے تحت لگائے تھے۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 99 واٹر فلٹریشن پلانٹس میں سے 40 واٹر فلٹریشن پلانٹس کے جمبو فلٹر ہر دو ماہ بعد تبدیل کئے جاتے ہیں۔ باقی 59 واٹر فلٹریشن پلانٹس میں کوئی جمبو فلٹر نہ ہے۔

(ج) تمام واٹر فلٹریشن پلانٹس کے پانی کا معیار پرکھنے یا جانچنے کے لئے PCRWR آیا PCSIR لیبارٹری کے ذریعے ٹیسٹ کروائے جاتے ہیں۔

(د) میٹروپولیٹن کارپوریشن تا حال نئے واٹر فلٹریشن پلانٹس نہیں لگا رہا۔ تاہم حکومت کی قائم کردہ پنجاب آبِ پاک اتھارٹی اپنے وسائل کے مطابق شہریوں کو صاف پانی کی سہولت مہیا کرے گی۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئر مین! سوال کا جز(ب) ہے اس میں detailبتائی گئی ہے کہ تقریباً40واٹر فلٹریشن پلانٹس کے جمبو فلٹر ہر دو ماہ بعد تبدیل کئے جاتے ہیں۔ میں لاہور شہر کی رہائشی ہوں اس ایوان میں آنے سے پہلے میں خود لوکل گورنمنٹ کا حصہ رہی ہوں اور میں وہاں سے پروموٹ ہو کر یہاں آئی ہوں اسی لئے مجھے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئر مین! ایک تو یہ بد تمیزی کے عنصر کو ختم کروائیں۔

جناب چیئر مین: جی، order in the House محترمہ! آپ اپنی بات continueرکھیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئر مین! میں پورے وثوق سے کہتی ہوں کہ پچھلے ایک سال میں لاہور شہر میں جتنے فلٹریشن پلانٹ لگے ہوئے تھے اُس کے فلٹر تبدیل نہیں ہوئے بے بسی کا عالم ہے میں پورا چیلنج کر کے کہتی ہوں کہ فلٹر تبدیل نہیں ہو رہے بلکہ اُن میں سے آدھے بند پڑے ہوئے ہیں۔

جناب چیئر مین: محترمہ! Fortunately یہ پہلے بھی ایک سوال اس ایوان میں repeatہو چکا ہے اُس دن بھی ہاؤس کو میں نے ہی presideکیا تھا تو انہوں نے فرمایا تھا کہ according to the need changeہوتے ہیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئر مین! اُس کی کوئی detail مل سکتی ہے یا کوئی inwritten shape میں detail آجائے؟

جناب چیئر مین: محترمہ! پھر تو وہ آپ کا fresh question آجائے گا۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئر مین! سوال کے ہر حصہ پر fresh questionہی آئے گا اور وہ چھ ماہ بعد آئے گا تو وہ تو بے سود ہو گیا اُتنی دیر تک ہم گندہ پانی پیتے رہیں گے اسی کے اوپر کوئی کارروائی کروا دیں، کوئی رولنگ دے دیں، کوئی detailمنگوالیں میرا صرف یہ مقصد ہے کہ اس کے اوپر کام ہو لوگوں کو صاف پانی میسر ہو رہا تھا تو چلو وہ continueہو جائے۔

جناب چیئر مین: محترمہ! آپ ویسے جز(ج) کو repeat کر دیں تو اُس میں آپ کا جواب آجائے گا۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! میں جز(ج) کے ضمنی سوال پر بھی آرہی ہوں کہ جو جز(ج) میں انہوں نے کہا ہے میں پھر اُس پر یہی کہوں گی کہ آدھے سے زیادہ فلٹریشن پلانٹس بند ہو چکے ہیں ایک سال سے maintenance نہیں ہوئی ہے اور یہاں بتایا جارہا ہے کہ جو پنجاب آب پاک اتھارٹی ہو گی اُس کے تحت پانی دیا جائے گا۔ کب دیا جائے گا؟ آج ہیپاٹائٹس کی وبا تیزی سے پھیل رہی ہے جو میاں شہباز شریف نے کام کئے تھے اُن کا تو ذکر کرنا تو دور یہ سننا بھی برداشت نہیں کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! سوال پوچھ لیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! میرا سوال یہ ہے پنجاب آب پانی اتھارٹی اپنے وسائل کے مطابق شہریوں کو صاف پانی کب میسر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! جو آب پاک اتھارٹی ہے یہ 25۔ اپریل 2019 کو معرض وجود میں آچکی ہے اور اس کی governing body بن چکی ہے اور اس کے bylaws وغیرہ بن رہے ہیں اور یہ انشاءاللہ جلد ہی اپنا کام شروع کر دے گی۔

جناب سپیکر! دوسرا میں یہ عرض کروں کیوں کہ مجھے ان کے سوال کی نہیں سمجھ آرہی کہ معزز ممبر کیا کہنا چاہ رہی ہیں جو ان کے فلٹریشن پلانٹ بند پڑے ہیں اب محترمہ یہ دو حصوں میں فرمارہی ہیں ایک یہ فرمارہی ہیں کہ فلٹریشن پلانٹس بند پڑے ہیں اُن کی نشاندہی کر دیں کیوں بہت سے یا آدھے سے زیادہ بند پڑے ہیں اس کا تو ہمارے پاس کوئی جواب نہیں ہے اور جن کے فلٹر یہ سمجھتی ہیں کہ تبدیل ہونے والے ہیں اُس کو ہم بھی چیک کروا لیتے ہیں اور معزز ممبر بھی ہمیں نشاندہی کر دیں گے ہم انشاءاللہ اسے بھی کروائیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، یہ تو پارلیمانی سیکرٹری نے بہت اچھا جواب دیا ہے کہ جہاں maintenance کی ضرورت ہے آپ رپورٹ کریں انشاءاللہ ہو جائیں گے۔ محترمہ! اب آپ کا یہ آخری سوال ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! آخری سوال ہے اس میں میری submission یہ ہے کہ ہمارا یہاں بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو ریلیف ملے اس میں کوئی political point scoring نہیں ہے۔ میں بھی اس پر کام کرکے دیکھ لیتی ہوں لیکن ان کے پاس پورا ادارہ موجود ہے اگر یہ چاہیں تو آپ کو دو دن کے اندر، تین دن کے اندر اس کے اوپر in written statement دے سکتے ہیں کہ اتنے فلٹریشن پلانٹ اگر ان کی طرف سے کہا گیا ہے کہ دو ماہ بعد تبدیل ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ سوال ڈال دیں یہ اچھا سوال ہے اس کا جواب آ جائے گا۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! دو ماہ بعد اس کا جواب آیا ہے کہ ہر دو ماہ بعد یہ تبدیل ہوتے ہیں تو اگر وہ تبدیل ہوتے ہیں تو کہیں نہ کہیں۔۔۔

جناب چیئرمین : محترمہ! انہوں نے فرمادیا ہے اگر اس طرح نہیں ہے تو آپ رپورٹ کریں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! سارا کچھ میں نے ہی کرنا ہے تو پھر انہوں نے کیا کرنا ہے؟

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر2072 جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ ان کی request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے ۔ اگلا سوال نمبر2135 جناب محمد ارشد چودھری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر2190 چودھری عادل بخش چٹھہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، چودھری اختر علی! سوال نمبر بولیں!

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین ! میرا سوال نمبر 2192 ہے ۔ میرا سوال جس کی یکم اپریل 2019 کی موصولی کی تاریخ ہے اور اس کے نیچے لکھا ہوا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا۔ اس سوال کو آٹھ ماہ گزر گئے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری میرے بھائی ہیں میں اُن کو یہ گزارش کروں گا کہ یہ محکمہ کے ان معاملات پر نوٹس لیا کریں یہ پرانے parliamentarian ہیں محکمہ سے اُن کی

کارکردگی کو اگر جانچنا ہے تو parliament کے floor سے اوپر کوئی floor نہیں ہے کہ جو parliament مانگتی ہے اس کا سال سال جواب ممبران کو نہیں آتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، اس سوال کو pending کرتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں بالکل اتفاق کروں گا۔ ہم نے سیکرٹری لوکل گورنمنٹ نے اور میں نے خود ان کو displeasure notices بھی دے دیئے ہیں کہ جن کے جواب ابھی تک موصول نہیں ہوئے اور اگلی دفعہ میں یہ ہم شامل کروائیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، انہوں نے displeasure نوٹس بھی دے دیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2232 جناب امان اللہ وڑائچ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب امان اللہ وڑائچ: جناب چیئرمین! میں موجود ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، sorry آپ سوال کر لیں۔

جناب امان اللہ وڑائچ: جناب چیئرمین! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کی اجازت دی۔ میرا سوال نمبر 2232 ہے میرا حلقہ پی پی۔62 تحصیل وضلع گوجرانوالہ ہے میں نے یہ سوال کافی دیر پہلے دیئے تھے یہ دوماہ کے بعد ان کی باری آئی ہے حزب اختلاف میں رہنے کی یہی وجہ ہے۔ اس سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: میونسپل کمیٹی لدھیوالہ وڑائچ میں
سیوریج کے پانی کا راجباہ قلعہ میاں سنگھ میں ڈالنے سے متعلقہ تفصیلات

***2232: جناب امان اللہ وڑائچ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میونسپل کمیٹی لدھیوالا وڑائچ ضلع گوجرانوالہ کا سیوریج کا پانی راجباہ قلعہ میاں سنگھ میں ڈال دیا گیا ہے جبکہ اس راجباہ پر بائی پاس کی بھی منظوری ہو چکی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس راجباہ میں سیوریج کا گندہ پانی ڈالنے کی وجہ سے اس راجباہ سے گندہ پانی دونوں اطراف اوورفلو ہو کر اس کے ارد گرد کے کسانوں/کاشتکاروں کی زمینوں/فصلوں میں کھڑا رہتا ہے جس کی وجہ سے اس علاقہ کی سینکڑوں ایکڑ رقبہ پر کھڑی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں؟

(ج) کیا محکمہ اس گندے پانی کے نکاس کا مناسب بندوبست کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک تاکہ سینکڑوں ایکڑ رقبہ تباہ و برباد ہونے سے بچ سکے، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) ٹاؤن کمیٹی لدھیوالہ وڑائچ 1987 میں معرض وجود میں آئی تھی، جس کے معرض وجود میں آنے سے قبل 1985 میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ گوجرانوالہ نے ڈسپوزل ورکس سکیم چالو کی تھی۔ جس کو 1988 میں ٹاؤن کمیٹی لدھیوالہ وڑائچ کے حوالے کیا گیا۔ جس کا پانی قریبی راجباہ میں ڈالا جاتا تھا۔ یہ کہ متذکرہ راجباہ گرجاکھ گوجرانوالہ سے شروع ہو کر موضع کھیکے جا کر ختم ہو جاتا ہے۔ اس راجباہ میں عرصہ تقریباً 40/45 سال سے گوجرانوالہ شہر کے ڈسپوزل سرکل (دھلے و گرجاکھ) پوائنٹس کا گندہ پانی بہہ رہا ہے۔

(ب) موجودہ میونسپل کمیٹی لدھیوالہ وڑائچ مورخہ 2017-01-01 سے معرض وجود میں آئی۔ چونکہ راجباہ موضع گرجاکھ (حدود میونسپل کارپوریشن، گوجرانوالہ) سے شروع ہو کر موضع کھیکے (حدود ضلع کونسل گوجرانوالہ) جا کر ختم ہو جاتا ہے۔ میونسپل کمیٹی لدھیوالہ وڑائچ نے ماہ فروری میں راجباہ کی صفائی تقریباً 3.5 کلومیٹر حسنین سٹی (حدود میونسپل کمیٹی لدھیوالہ وڑائچ) سے موضع مغل چک (حدود ضلع کونسل) تک کروائی گئی اور پانی نارمل حالت میں راجباہ میں بہہ رہا ہے جبکہ کاشتکاروں کو دوران کاشتکاری جب

پانی کی ضرورت ہو تو اسی راجباہ میں بند باندھ کر پانی استعمال کرتے ہیں۔ بند باندھنے کی وجہ سے پانی اوور فلو ہو کر اطراف کی فصلوں میں بہہ جاتا ہے۔

(ج) ایک متبادل روٹ / راستہ بن سکتا ہے جو کہ لدھیوالہ وڑائچ اور ملحقہ بستیوں کا پانی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بہترین طریقہ سے نکاس کیا جا سکتا ہے۔ متبادل روٹ موضع کوٹ شیرا سے آگے سیم نالہ ہے۔ جہاں تک نکاسی آب کے لئے نیا نالہ اور ڈسپوزل ورکس کی تعمیر اشد ضروری ہے۔ جس پر کروڑوں روپے خرچ آئے گا۔ جس کے کے لئے صوبائی حکومت کی طرف سے خصوصی فنڈز کی ضرورت ہے اور صوبائی حکومت متبادل راستہ / روٹ کے لئے موقع ملاحظہ کر کے فزیبلٹی رپورٹ تیار کروا کر فنڈز جاری کرے تا کہ عرصہ دراز سے جاری یہ مسئلہ حل ہو سکے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امان اللہ وڑائچ: جناب چیئرمین! میرا سوال یہ ہے کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازرہ نوازش بیان فرمائیں کہ کیا یہ درست ہے کہ میونسپل کمیٹی لدھیوالہ وڑائچ ضلع گوجرانوالہ کا سیوریج کا پانی راجباہ قلعہ میاں سنگھ میں ڈال دیا گیا ہے جبکہ اس راجباہ پر بائی پاس کی بھی منظوری ہو چکی ہے اور کیا یہ بھی درست ہے کہ اس راجباہ میں سیوریج کا گندہ پانی ڈالنے کی وجہ سے اس راجباہ سے گندہ پانی دونوں اطراف overflow ہو کر اس کے ارد گرد کے کسانوں، کاشتکاروں کی زمینوں اور فصلوں میں کھڑا رہتا ہے جس کی وجہ سے اس علاقہ کی سینکڑوں ایکڑ رقبہ پر کھڑی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں اور کیا محکمہ اس گندے پانی کے نکاس کا مناسب بندوبست کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

جناب چیئرمین: آپ ضمنی سوال کریں یہ تو آپ اپنا سوال repeat کر رہے ہیں۔

جناب امان اللہ وڑائچ: جناب چیئرمین! وہاں پر یہ حالت ہے کہ یہ راجباہ توفیق بٹ کے حلقہ اور حلقہ پی پی۔62 سے گزرتی ہے، لدھیوالہ وڑائچ کے درمیان سے یہ راجباہ گزرتی ہے اور اس میں سیوریج کا پانی شامل کر دیا گیا ہے لہٰذا میری استدعا ہے کہ سیوریج کے پانی کے لئے علیحدہ سے انتظام کیا جائے تا کہ ہماری فصلیں تباہی سے بچ سکیں۔ اس کے علاوہ حافظ آباد روڈ 1988 سے لے کر آج

تک نہ بنائی جانے کی وجہ سے کئی ایکسیڈنٹ ہو چکے ہیں جس میں کئی لوگ معذور ہو چکے ہیں تو مہربانی فرما کر سب سے پہلے سیوریج کا نظام بہتر کیا جائے اور اس کے بعد سڑک کے لئے کوئی مہربانی فرمائی جائے۔

جناب چیئرمین: جناب امان اللہ وڑائچ! یہ آپ ضمنی سوال نہیں بلکہ فنڈ مانگ رہے ہیں۔

جناب امان اللہ وڑائچ: جناب چیئرمین! میں فنڈ نہیں مانگ رہا بلکہ میں کہہ رہا ہوں کہ سیوریج کی وجہ سے سڑک بھی خراب ہو گئی ہے لہٰذا اس پر عملدرآمد کے لئے کوئی تاریخ مقرر کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں اس حوالے سے اپنی معزز ممبر سے یہی عرض کروں گا کہ سڑکیں ہم نہیں بناتے بلکہ یہ کام سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ کا ہے اور یہ سوال ان سے بنتا ہے۔

جناب چیئرمین! دراصل بات یہ ہے کہ میونسپل کمیٹی لدھیوالہ وڑائچ اب میٹروپولیٹن گوجرانوالہ میں شامل ہو چکی ہے۔ میرے خیال میں اب جو ہمارا نیا لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 آیا ہے تو اس میں ان کا یہ مسئلہ تو حل ہو جائے گا۔ میٹروپولیٹن میں یہ نہیں ہو گا کہ راجباہ میں سیوریج کا پانی ڈالا جائے۔

جناب چیئرمین! میں خود agriculture based ہوں۔ سیوریج کے پانی سے لاہور کے مضافات اور گوجرانوالہ کے مضافات میں لوگوں نے باقاعدہ راجباہوں میں چھوٹے موگے لگائے ہوئے ہیں اور لوگ اس پانی سے مستفید بھی ہو رہے ہیں لیکن میں اس حق میں نہیں ہوں کہ کسی راجباہ میں سیوریج کا گندہ پانی ڈالا جائے تو معزز ممبر ٹھیک فرما رہے ہیں اس کا ہم انشاءاللہ سدباب کرنے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، اب وقفہ سوالات کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

تحصیل جام پور کے محمد پور شہر میں واٹر فلٹریشن پلانٹ کی تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

*1523: **محترمہ شازیہ عابد**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل جام پور (راجن پور) میں سال 17-2016، 18-2017 اور 19-2018 میں کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے گئے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان واٹر فلٹریشن پلانٹ میں سے اکثر خراب پڑے ہیں یہ کب سے خراب پڑے ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محمد پور شہر میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نہ ہیں؟

(د) کیا حکومت تحصیل جام پور میں خصوصی طور پر (محمد پور) شہر میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ڈسٹرکٹ کونسل راجن پور اور تحصیل کونسل میونسپل کمیٹی جام پور نے دوران سال 17-2016، 18-2017 اور 19-2018 پچھلے تین سال میں کوئی فلٹریشن پلانٹ نہ لگائے ہیں۔ جام پور شہر میں جتنے بھی فلٹریشن پلانٹ لگے ہیں وہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے لگائے ہیں۔

(ب) جواب جُز (الف) میں درج ہے۔

(ج) سال 11-2010 میں ایک واٹر فلٹریشن پلانٹ گورنمنٹ ہائی سکول محمد پور میں نصب کیا گیا تھا جو کہ اب ناکارہ اور ناقابل مرمت ہے اس کے علاوہ کوئی اور واٹر فلٹریشن پلانٹ محمد پور شہر میں نہ ہے۔

(د) ٹاؤن کمیٹی محمد پور اسی ماہ نومبر 2019 میں معرض وجود میں آئی۔ عوامی ضروریات اور وسائل کی دستیابی پر نئے واٹر فلٹریشن پلانٹس محمد پور شہر میں لگا دیئے جائیں گے۔

فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی سے متعلقہ تفصیلات

*1547: **جناب حامد رشید**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں سینٹری ورکرز کی کتنی اسامیاں ہیں اوراس وقت کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) یونین کونسل کی سطح پر سینٹری ورکرز کی تقسیم اور حاضری کو کس طریق کار کے تحت یقینی بنایا گیا ہے؟

(ج) فیصل آباد میں ویسٹ مینجمنٹ کمپنی نے کوڑے کو ٹھکانے لگانے کے لئے کتنے پوائنٹس قائم کر رکھے ہیں؟

(د) FWMC جیسا اہم ادارہ اب تک مستقل مینجنگ ڈائریکٹر کی تعیناتی سے محروم کیوں ہے اس عہدہ پر کب تک تعیناتی ہو جائے گی؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی نے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اپنی انفرادی قوت میں بھی اضافہ کیا ہے۔ فی الوقت شہر کی 157 یونین کونسلوں میں صفائی کے امور کی انجام دہی کے لئے 4379 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے 3782 اسامیوں پر ویسٹ ورکرز تعینات ہیں جبکہ 597 اسامیاں خالی ہیں۔

(ب) متذکرہ بالا تعینات کئے گئے ویسٹ ورکرز شہر کی ہر یونین کونسل میں وہاں کی آبادی کے تناسب اور رقبے کے اعتبار سے تعینات کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں ہر ویسٹ ورکر کی حاضری کو یقینی اور شفاف بنانے کے لئے باقاعدہ سسٹم وضع کر دیا گیا ہے جو رجسٹر حاضری کے ساتھ ساتھ آئرس بیسڈ جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے ممکن بنایا جارہا ہے۔

(ج) عوام کو صاف ستھرے ماحول کی فراہمی کے لئے کوڑا کرکٹ کی کولیکشن، ٹرانسپورٹیشن (نقل و حرکت) اور ڈمپنگ (تلفی) کے کام کو بھی بطریق احسن انجام دیا جارہا ہے، شہر میں کل 15 ٹرانسفر سٹیشن قائم کئے گئے ہیں جہاں سے پرائمری کولیکشن کے تحت جمع

شدہ کوڑا بڑے ڈمپروں میں منتقل کر کے ڈمپ سائیٹ تک لے جایا جاتا ہے۔ فیصل آباد شہر میں مختلف سائز کے حامل کل 600 کنٹینرز رکھے گئے ہیں جنہیں ضرورت کے مطابق کمپیکٹرز کے ذریعے خالی کر دیا جاتا ہے۔

(د) فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں مینجنگ ڈائریکٹر / چیف ایگزیکٹو آفیسر کی اسامی پر سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن حکومت پنجاب کی طرف سے تعیناتی عمل میں لائی جاچکی ہے لہٰذا اب یہ اسامی خالی نہیں رہی۔

لاہور: پی پی-150 میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*1566: **محترمہ ربیعہ نصرت:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-150 لاہور احمد دین پارک اور ملحقہ سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

(ب) مذکورہ سڑکیں کب بنائی گئی تھیں اور ان پر کتنی لاگت آئی تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جب سے مذکورہ سڑکات بنائی گئی ہیں ان کی تعمیر و مرمت نہیں کی گئی ہے؟

(د) سال 19-2018 کے بجٹ میں مذکورہ علاقہ جات کی سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ہ) کیا حکومت مذکورہ تمام سڑکوں کو فوری تعمیر و مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) مذکورہ علاقہ میں کچھ سڑکات و گلیاں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔

(ب) میٹروپولیٹن کارپوریشن، لاہور کا قیام جنوری 2017 کو وجود میں آیا ہے۔ مذکورہ سڑکیں MCL کے قیام میں آنے سے پہلے کی بنی ہوئی ہیں۔

(ج) ماضی قریب میں دوسرے محکمہ جات نے کچھ سڑکات کی تعمیر و مرمت کی ہے۔

(د) سال 19-2018 کے بجٹ میں تعمیر سڑک اعظم سٹریٹ سلامت محلہ اور اسلامیہ سٹریٹ غوثیہ بازار بلال گنج لاہور کے نام سے مبلغ 2.862 ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔

(ہ) پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 کی جگہ نیا لوکل گورنمنٹ بل 2019 پنجاب اسمبلی سے منظور ہو چکا ہے لہٰذا اس بل کی روشنی میں اور حکومتی ہدایات کی ایم سی ایل تعمیری منصوبہ جات کی تخمینہ جات متعلقہ stakeholders کی مشاورت کے بعد مرتب کرے گی اور قانون و ضوابط کے تحت منظوری ہونے کی صورت میں تعمیری منصوبہ جات مکمل کرے گی۔

لاہور: یونین کونسل نمبر 94 شادمان، موتی بازار اور گلبرگ تھرڈ سے کچرے کے ڈھیر اٹھوانے سے متعلقہ تفصیلات

***1816: محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں صفائی ستھرائی کے لئے کتنے ملازمین ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور تعداد علاقہ وار تفصیل سے بتائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یونین کونسل نمبر 94 کے محلہ جات جن میں شادمان بھی شامل ہے، موتی بازار اور گلبرگ تھرڈ میں جگہ جگہ کچرے کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں جس سے اس علاقے میں بدبو اور تعفن پھیلا ہوا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت لاہور کے علاقہ جات شادمان موتی بازار اور گلبرگ تھرڈ سے کچرے کے ڈھیر اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں یونین کونسل کی سطح پر صفائی پر مامور ورکرز کی کل تعداد 9042 ہے جو کہ لاہور کے 9 ٹاؤن اور 274 یونین کونسل میں صفائی کے کام سرانجام دے رہے ہیں۔ ملازمین کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے۔ شادمان، موتی بازار اور گلبرگ تھرڈ میں روزانہ کی بنیاد پر گلی محلوں کی نا صرف صفائی کی جاتی ہے بلکہ دو شفٹوں میں کوڑے دانوں میں موجود کوڑا بھی اٹھایا جاتا ہے اور ٹھکانے لگانے کے لئے لینڈ فِل بھیجا جاتا ہے۔

(ج) جواب اثبات میں نہ ہے کیونکہ لاہور کے علاقہ جات شادمان، موتی بازار اور گلبرگ تھرڈ میں کچرا دو شفٹوں میں اٹھا کر ٹھکانے لگایا جاتا ہے۔ پہلی شفٹ صبح 6:00 بجے سے لے کر 2:00 بجے دوپہر تک جبکہ دوسری شفٹ میں 4:00 بجے سے رات 12:00 بجے تک ہوتی ہے۔ ویسٹ کا پیدا ہونا اور اسے ٹھکانے لگایا جانا ایک مسلسل عمل ہے جو کہ لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی بخوبی سرانجام دے رہی ہے۔

مزید برآں لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی صفائی سے متعلق شکایات کا ازالہ ہیلپ لائن 1139 اور کلین لاہور ایپ کی مدد سے روزانہ کی بنیاد پر کرتی ہے اور مندرجہ بالا علاقوں میں صفائی کی صورتحال کو مزید بہتر بنانے کے لئے ہیلپ لائن 1139 اور کلین لاہور ایپ کا استعمال مزید بہتری لا سکتا ہے۔

گجرات: میونسپل کمیٹی سرائے عالمگیر میں
ملازمین کی تعداد اور مالی امداد سے متعلقہ تفصیلات

***2135: جناب محمد ارشد چودھری:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میونسپل کمیٹی سرائے عالمگیر میں اس وقت کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں میونسپل کمیٹی ہذا میں کتنے ریٹائرڈ ملازمین کی پنشن، گریجویٹی اور فوت شدگان کی مالی امداد کے کیسز زیر التواء ہیں اور ان کی ادائیگیوں کے لئے کتنی رقم درکار ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سٹی سرائے عالمگیر کا سیوریج سسٹم انتہائی ناکارہ اور خراب ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ شہر سرائے عالمگیر میں فلٹریشن پلانٹ ناکافی ہیں جس کی وجہ سے شہری آلودہ پانی پینے پر مجبور ہیں؟

(د) میونسپل کمیٹی سرائے عالمگیر کا 18-2017 اور 19-2018 کا سالانہ بجٹ کتنا تھا مد وار مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ہ) میونسپل کمیٹی ہذا میں ویسٹ مینجمنٹ کے کام کی ذمہ داری کس کی ہے اور ان کے پاس کتنے ملازمین اور کتنی گاڑیاں ہیں اور کتنا بجٹ مختص کیا جاتا ہے، مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) میونسپل کمیٹی سرائے عالمگیر میں اس وقت 135 ملازمین کام کر رہے ہیں جبکہ ریٹائرڈ ملازمین 54 ہیں۔ میونسپل کمیٹی ہذا میں کسی بھی ریٹائرڈ ملازم کی پنشن، گریجویٹی اور فوت شدگان کی مالی امداد کا کوئی بھی کیس زیر التواء نہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ سرائے عالمگیر کا سیوریج سسٹم انتہائی ناکارہ اور خراب ہے بلکہ یہ بہتر کام کر رہا ہے۔ سرائے عالمگیر میں سیوریج سسٹم محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے مالی سال 10-2009 میں بچھایا اور یہ سکیم جنوری 2012 میں میونسپل کمیٹی سرائے عالمگیر (ٹی ایم اے) کے حوالے کی گئی۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ سرائے عالمگیر شہر میں 9 واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب ہیں جو سب فنکشنل ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	فلٹریشن پلانٹ	کیفیت
1-	نزد فوارہ چوک	فنکشنل
2-	گورنمنٹ بوائز ہائی سکول ریلوے لائن	//
3-	نزد RHC	//
4-	(کوٹیاں) ڈیرہ شانی شاہ	//
5-	گورنمنٹ پرائمری سکول اورنگ آباد	//
6-	راجڑ کلاں	//

7- سپورٹس سنٹر //

8- نزد اقبال منڈی //

9- محلہ گردوارہ (میزائل بور) //

(د) میونسپل کمیٹی سرائے عالمگیر کا مالی سال 18-2017 کا سالانہ بجٹ 14 کروڑ 40 لاکھ 47 ہزار 760 روپے ہے جبکہ مالی سال 19-2018 کا سالانہ بجٹ 13 کروڑ 55 لاکھ 95 ہزار 895 روپے ہے جس کی مدوار تفصیل تتمہ (الف وب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ویسٹ مینجمنٹ کے کام کی ذمہ داری میونسپل کمیٹی سرائے عالمگیر کی ہے۔ شہر سرائے عالمگیر کی آبادی 55000 ہے اور میونسپل کمیٹی سرائے عالمگیر 12 وارڈز پر مشتمل ہے۔ ہر وارڈ میں چار سینٹری ورکرز کا سیٹ اپ قائم کیا گیا جو متعلقہ علاقہ / محلہ و گلی میں سے کوڑا اٹھا کر کولیکشن پوائنٹس پر پہنچاتے ہیں جہاں سے عملہ مشینری ٹریکٹر ٹرالیوں / آرم رول مزدا کی مدد سے کوڑا کرکٹ اٹھا کر ڈمپنگ پوائنٹ پر ڈمپ کرتے ہیں۔

میونسپل کمیٹی سرائے عالمگیر عملہ صفائی (ویسٹ مینجمنٹ) کے ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	عہدہ	تعداد
1-	سینٹری سپروائزر	1
2-	سینٹری ورکر	54
3-	ٹریکٹر ڈرائیور	2

میونسپل کمیٹی سرائے عالمگیر کے پاس مشینری / گاڑیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام مشینری	تعداد
1-	آرم رول مزدا	1
2-	باکٹ ٹریکٹر	2
3-	بلیڈ ٹریکٹر	1
4-	ٹریکٹر ٹرالی	3
5-	گاربیج کنٹینرز	22

میونسپل کمیٹی سرائے عالمگیر کے صفائی کے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ہیڈز	بجٹ برائے سال 2019-20
1۔	تنخواہ عملہ صفائی	29201331/-
2۔	POLچارجز	4000000/-
3۔	خرید مشینری	1500000/-
4۔	مرمت مشینری/گاڑیاں	1300000/-
5۔	ٹائر ٹیوب	300000/-
6۔	متفرق	250000/-

لاہور: استنبول چوک انار کلی مال روڈ پر
نصب زم زم توپ کے ساتھ تاریخی کتبہ کی صفائی سے متعلقہ تفصیلات

***2190: چودھری عادل بخش چٹھہ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ استنبول چوک انار کلی مال روڈ لاہور پر نصب زم زم توپ کے ساتھ جو تاریخی کتبہ نصب ہے اس کی حالت بہت زیادہ خراب ہے اور اس کتبہ پر جانور کا فضلہ پڑا رہتا ہے صفائی کا مناسب انتظام نہ ہے؟

(ب) کیا حکومت اس جگہ صفائی کا مناسب انتظام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ مزید بر آں۔ انار کلی مال روڈ، لاہور پر نصب زم زم توپ کے ساتھ مال روڈ پر جو تاریخی کتبہ نصب ہے، اس کی ہفتہ وار دھلائی کی جاتی ہے۔

(ب) جی، ہاں! صفائی کے انتظام کو بہتر بنانے کے لئے ایک ورکر لگا کر اب روزانہ کی بنیاد پر صفائی کرا دی جائے گی۔

گوجرانوالہ: میونسپل کمیٹی قلعہ دیدار سنگھ کے گٹروں کے پانی کے ناقص نکاس سے پیدا مشکلات سے متعلقہ تفصیلات

***2233: جناب امان اللہ وڑائچ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میونسپل کمیٹی قلعہ دیدار سنگھ (گوجرانوالہ) جس کی آبادی دولاکھ افراد پر مشتمل ہے اس شہر / قصبہ کے گٹروں کا گندہ پانی مین حافظ آباد روڈ پر چل رہا ہے جس کی وجہ سے ٹریفک میں خلل پیدا ہو رہا ہے اور گندے پانی کی وجہ سے اس قصبہ میں موذی امراض پھیل رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ میونسپل کمیٹی کی یہ ذمہ داری ہے کہ ان گٹروں کے گندے پانی کو صحیح اور مناسب جگہ پر ڈالنے کا بندوبست کرے؟

(ج) کیا حکومت / محکمہ متعلقہ میونسپل کمیٹی کو احکام جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ وہ ان گٹروں کے پانی کو صحیح جگہ ڈالنے کا بندوبست کرے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار)

(الف) درست نہ ہے بلکہ 2017 کی مردم شماری کے مطابق میونسپل کمیٹی قلعہ دیدار سنگھ کی آبادی 66069 ہے۔ میونسپل کمیٹی قلعہ دیدار سنگھ کی حدود میں مین حافظ آباد روڈ پر گٹروں کا گندہ پانی کسی جگہ پر نہ ہے اس لئے کسی قسم کے موذی امراض کے پھیلنے کا کوئی خطرہ نہ ہے۔

(ب) درست ہے اسی لئے میونسپل کمیٹی کی حدود میں گٹروں کے گندے پانی کی نکاسی کے لئے تین ڈسپوزل سٹیشن قائم کئے گئے ہیں جو فنکشنل ہیں اور دن رات گندے پانی کی نکاسی کر رہے ہیں۔

(ج) گندے پانی کی نکاسی کا نظام صحیح طریقے سے کام کر رہا ہے۔ اگر نظام میں کوئی خرابی یا رکاوٹ پیدا ہوئی تو اس کا ازالہ کر دیا جائے گا۔

راجن پور: میونسپل کمیٹی جام پور میں
ملازمین کی تعداد اور سینٹری ورکر اور خاکروب کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*2270: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میونسپل کمیٹی جام پور (راجن پور) میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام اور گریڈ سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ میونسپل کمیٹی میں سینٹری ورکرز کی تعداد بہت کم ہے؟

(ج) کیا حکومت اس میونسپل کمیٹی میں مزید سینٹری ورکر اور خاکروب بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) میونسپل کمیٹی جام پور میں ملازمین کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ میونسپل کمیٹی میں سنیٹری ورکر کی تعداد کم ہے۔

(ج) حکومت کی طرف سے کسی بھی قسم کی بھرتی پر پابندی ہے۔

ضلع قصور: شادمان کالونی پتوکی
کی گلی نمبر 2 اور 4 کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*2272: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شادمان کالونی پتوکی، ضلع قصور کی گلی نمبر 2 اور نمبر 4 ٹوٹ پھوٹ چکی ہیں اور ان میں ہر وقت گندہ پانی کھڑا رہتا ہے جس سے وہاں کے رہائشی شدید پریشانی میں مبتلا ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مندرجہ بالا گلیوں کی فوری مرمت اور بحالی کا کام کروانے کے لئے تیار ہے تو کیا یہ کام موجودہ مالی سال میں کرادیا جائے گا، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ شادمان کالونی گلی نمبر 2 اور گلی نمبر 4 مرمت طلب ہے جبکہ ان گلیوں کی صفائی روزانہ کی بنیاد پر کروائی جاتی ہے اور سیوریج کا پانی ان میں کھڑا نہیں ہوتا اگر اس بارے میں کوئی شکایت وصول ہوتی ہے تو اس کو فوری طور پر رفع کیا جاتا ہے۔

(ب) جی، ہاں! وسائل کی دستیابی پر ان گلیوں کی مرمت کردی جائے گی۔

فائر بریگیڈ رحیم یار خان کے پاس
آگ بجھانے والی گاڑیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*2300: **سید عثمان محمود**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فائر بریگیڈ رحیم یار خان کے پاس آگ بجھانے والی کتنی گاڑیاں کس کس ماڈل کی ہیں؟

(ب) کتنی گاڑیاں چالو حالت میں اور کتنی خراب ہیں؟

(ج) فائر بریگیڈ رحیم یار خان کے پاس کتنی اونچائی تک سیڑھیوں والی آگ بجھانے والی گاڑیاں دستیاب ہیں؟

(د) کیا فائر بریگیڈ اب ضلعی حکومت کے تحت کام کررہا ہے یا ریسکیو 1122 کے ساتھ، تفصیلاً آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) میونسپل کمیٹی رحیم یار خان کے پاس فائر بریگیڈ کی چار گاڑیاں درج ذیل ماڈل کی ہیں:

1) 1976 ماڈل (Seiso)

2) بیڈ فورڈ 1982 ماڈل

3) ہینو 1995 ماڈل

4) ہینو 2009 ماڈل

(ب) دو گاڑیاں ہینو 1995 ماڈل اور ہینو 2009 ماڈل چالو حالت میں ہیں اور دو گاڑیاں 1976 ماڈل (Seiso) اور بیڈ فورڈ 1982 ماڈل خراب حالت میں ہیں۔

(ج) تقریباً 18 فٹ تا 20 فٹ اونچائی تک سیڑھیوں والی آگ بجھانے والی گاڑیاں دستیاب ہیں۔

(د) حکومت پنجاب کی ہدایت کے مطابق فائر بریگیڈ گاڑیاں اور فائر بریگیڈ سٹاف کو ریسکیو 1122 کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ ہینو 1995 ماڈل اور ہینو 2009 ماڈل کو ریسکیو 1122 کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ جبکہ 1976 ماڈل (Seiso) اور بیڈ فورڈ 1982 ماڈل جو کہ خراب حالت میں ہیں وہ میونسپل کمیٹی رحیم یار خان کے پاس موجود ہیں۔

گوجرانوالہ: سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی
میں مشینری اور دیگر اشیاء کی خریداری سے متعلقہ تفصیلات

***2334: محترمہ شاہین رضا:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کو مشینری اور دیگر اشیاء کی خرید کے لئے اکیس کروڑ روپے کی خطیر رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ابھی تک اس رقم سے مشینری و دیگر اشیاء خرید نہیں کی گئی ہیں؟

(ج) اس خرید کی مجاز اتھارٹی کون کون سے افسران ہیں خریداری کمیٹی میں کون کون سے افسران شامل ہیں پرچیز کمیٹی کی کتنی میٹنگ ہو چکی ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ مالی سال 19-2018 کے اختتام ہونے میں چند دن باقی ہیں اگراس رقم سے یہ اشیاءنہ خریدی گئیں تواس کے lapse ہونے کا خدشہ ہے؟

(ہ) کیا اس رقم سے جلد از جلد اشیاء ومشینری خریدنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے توکب تک؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) جی،ہاں!یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کو یہ رقم مالی سال 19-2018 میں فراہم کی تھی۔

(ب) مشینری کی خریداری کا عمل جاری ہے۔

(ج) گوجرانوالہ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں کوئی پرچیز کمیٹی نہیں ہے۔ البتہ کسی بھی بڑی خریداری کے لئے GWMC کے بورڈ آف ڈائریکٹرز اور پرکیورمنٹ کمیٹی سے منظوری لی جاتی ہے جس کی میٹنگ ہوچکی ہے اور ٹینڈرنگ پروسیس جاری ہے۔

(د) گوجرانوالہ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے فنڈز lapse نہیں ہوتے۔

(ہ) جی،ہاں!یہ درست ہے کہ مشینری کی خریداری کا عمل شروع ہوچکا ہے اور جلد ہی مشینری کی خریداری ہوجائے گی۔

لاہور: فتح گڑھ ڈسپنسری حمید پورہ روڈ
کے نزد فلتھ ڈپو کی صفائی نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*2343: **جناب بابر حسین عابد:** کیاوزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فتح گڑھ ڈسپنسری حمید پورہ روڈ نزد سکول سٹی ڈسٹرکٹ لاہور کے پاس کارپوریشن کا فلتھ ڈپو بنایا گیا ہے یہاں پر صفائی نہیں کی جاتی ہے ہفتوں تک اس جگہ کی صفائی عملہ کارپوریشن والے نہیں کرتے؟

(ب) کیا حکومت یہاں سے فلتھ ڈپو منتقل کروانے اور صفائی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے توکب تک، نہیں تواس کی وجوہات کیاہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) اس پوائنٹ کی صفائی روزانہ کی بنیادوں پر کی جارہی ہے تاہم علاقہ مکین یہاں پر منع کرنے کے باوجود کوڑا پھینک جاتے ہیں ان کی اس عادت کو آہستہ آہستہ تبدیل کیا جارہا ہے۔

(ب) یہاں پر موجود کنٹینرز تبدیل کئے جا چکے ہیں اور یہ پوائنٹ اب صاف رکھا جاتا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور مون مارکیٹ گلشن راوی میں

شادی ہالز کے باہر سٹریٹ لائٹ لگانے سے متعلقہ تفصیلات

172: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مون مارکیٹ گلشن راوی لاہور کے شادی ہالوں کے باہر جہاں لوگوں کی گاڑیاں / موٹر سائیکلیں کھڑی ہوتی ہیں وہاں پر لائٹس کا کوئی proper انتظام نہیں ہے اور اندھیرا ہونے کی وجہ سے اکثر چوری کی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں؟

(ب) کیا حکومت عوام کو تحفظ دینے کے لئے شادی ہالوں کے باہر پارکنگ ایریا میں لائٹ کا proper انتظام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) مون مارکیٹ گلشن راوی لاہور کے شادی ہالوں کے باہر جہاں لوگوں کی گاڑیاں / موٹر سائیکلیں کھڑی ہوتی ہیں وہاں پر سٹریٹ لائٹس موجود ہیں لیکن سٹریٹ لائٹس کا ٹرانسفارمر خراب ہونے کی وجہ سے سٹریٹ لائٹس بند تھیں۔ سمن آباد زون، بلدیہ عظمیٰ، لاہور نے متبادل سپلائی کے ذریعے موقع پر موجود سٹریٹ لائٹس کو روشن کر دیا ہے۔ اس وقت شادی ہالوں کے باہر سٹریٹ لائٹس درست حالت میں موجود ہیں۔

(ب) میٹروپولیٹن کارپوریشن کے سمن آباد زون کے زیر انتظام موجود شادی ہالوں کے گرد مناسب سٹریٹ لائٹس کا انتظام کر دیا گیا ہے جو کہ روشن ہیں۔

اوکاڑہ کے چکوک میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

291: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک فیض آباد، کوٹ شیر خان، طاہر خورد، کھولے مرید، چک احمد یار اور چک اسلام آباد نئی آبادی بصیر پور اور بصیر پور شہر ضلع اوکاڑہ میں کوئی واٹر فلٹریشن پلانٹ نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقہ میں صاف پانی نہ ہونے کی وجہ سے لوگ ہیپاٹائٹس جیسے موذی مرض کا شکار ہو رہے ہیں؟

(ج) مالی سال 19-2018 میں مذکورہ علاقہ جات / چکوک میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ علاقہ جات میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) میونسپل کمیٹی بصیر پور میں دو عدد فلٹریشن پلانٹ موجود ہیں۔ جن میں ایک دفتر میونسپل کمیٹی اور دوسرا واٹر ورکس میونسپل کمیٹی سٹی روڈ پر واقع ہے۔ دونوں فلٹریشن پلانٹ درست حالت میں کام کر رہے ہیں جبکہ دیگر مذکورہ چکوک میں فلٹریشن پلانٹ نہ ہیں۔

(ب) محکمہ ہذا کو کوئی ایسی رپورٹ موصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) میونسپل کمیٹی بصیر پور اور محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے مالی سال 19-2018 کے لئے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کے لئے کوئی بجٹ مختص نہ کیا ہے۔

(د) حکومت کی قائم کردہ پنجاب آبِ پاک اتھارٹی سے باری آنے پر مذکورہ دیہات کو بھی صاف پانی کی سہولت مہیا کر دی جائے گی۔

لاہور: پی پی-148 اور 153 میں صفائی سے متعلقہ تفصیلات

512: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی-148 اور پی پی 153 لاہور میں کوڑے کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سینٹری ورکر کی ان علاقہ جات میں تعداد کے باوجود وہ ان علاقوں میں ڈیوٹی سے غائب رہتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سڑکیں / گلیاں کچرہ کنڈی کا نقشہ پیش کر رہی ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت مذکورہ علاقوں سے کوڑے کے ڈھیر اُٹھوانے اور ڈیوٹی سے غائب رہنے والے سینٹری ورکروں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ ہمارے افسران نے تمام علاقوں کا وزٹ کیا ہے اور کہیں پر بھی کوڑے کے ڈھیر نہ ہیں۔ کوڑا روزانہ کی بنیاد پر اٹھایا جاتا ہے۔

(ب) تمام ورکرز روزانہ اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہوتے ہیں اور اپنے معمول کے کام سرانجام دیتے ہیں ان کی حاضری کو یقینی بنانے کی لئے android based system پر حاضری لگائی جاتی ہیں۔ ایم ڈی ایل ڈبلیو ایم سی کے حکم کے مطابق اسسٹنٹ مینجر روزانہ کی بنیاد پر نگرانی کرتے ہیں اور جو ورکرز غیر حاضر پائے جاتے ہیں ان کی تنخواہ سے کٹوتی کی جاتی ہے۔

(ج) یہ بات درست نہیں ہے۔ روزانہ کا کوڑا روزانہ اٹھایا جا رہا ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو گزرگاہیں بند ہو جاتی ہیں۔

(د) تمام علاقوں میں کام روزانہ کی بنیاد پر ہوتا ہے اور جو سینٹری ورکرز غیر حاضر پائے جاتے ہیں ان کی روزانہ کی بنیاد پر تنخواہ میں سے کٹوتی کی جاتی ہے۔

لاہور: عارضی تھڑوں اور ٹھیلوں سے
ٹریفک کی روانی سے تعطل سے متعلقہ تفصیلات

513: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ باغبانپورہ جی ٹی روڈ لاہور پر ٹریفک کے مسائل درپیش رہتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سرشام عارضی تھڑے، ٹھیلے اور کرسیاں لگا کر ٹریفک کی روانی میں رکاوٹ پیدا کی جاتی ہے اس بابت حکومت کیا کارروائی کرے گی؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) شالامار زون کے علاقہ میں جی ٹی روڈ پر عملہ تہہ بازاری بلا امتیاز ڈبل شفٹ میں کام کرتا ہے اور عارضی و پختہ تجاوزات کے خلاف ایکشن لیا جاتا ہے اور نج لائن روٹ ہونے کی وجہ سے صرف مین روڈ پر سے ٹریفک گزرتی ہے۔ سروس روڈ موجود نہ ہے جس کی وجہ سے ٹریفک میں خلل آجاتا ہے۔

(ب) شالامار زون کا عملہ رات 9:00 بجے تک ڈیوٹی پر حاضر رہتا ہے اور تجاوزات کنندگان کے خلاف کارروائی کر کے کرسیاں، تخت پوش، کاؤنٹر وغیرہ قبضہ میں لے کر داخل سٹور کئے جاتے ہیں۔

لاہور: یونین کونسل نمبر 129
زریاب پرائمری سکول کے سامنے کوڑا کرکٹ سے متعلقہ تفصیلات

514: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-148 لاہور کی یونین کونسل نمبر 129 میں کوڑا کے ڈھیر لگے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گورنمنٹ زریاب پرائمری سکول کے سامنے گند کا ڈھیر لگا رہتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ واٹر فلٹریشن جو کہ زریاب پرائمری سکول کے سامنے موجود ہے وہاں پر کوڑا کرکٹ کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں، حکومت اس بابت کیا کارروائی کرے گی؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) پی پی-148 کی یونین کونسل نمبر 129 میں لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی گھر گھر سے اور کنٹینرز سے بھی کوڑا کرکٹ اکٹھا کرتی ہے۔ 33 ورکرز بشمول سپر وائزر پر مشتمل ٹیم اپنے علاقوں سے کوڑا اکٹھا کرتی ہے۔ ان علاقوں میں صفائی کے فرائض سر انجام دینے کے بعد تفویض شدہ کوڑا کرکٹ روزانہ کی بنیاد پر یونین کونسل نمبر 129 کے ویسٹ کنٹینرز اور کولیکشن پوائنٹس پر پہنچاتی ہے۔ کوڑا کرکٹ کی پیداوار جو کہ ایک مستقل عمل ہے ایل ڈبلیو ایم سی باقاعدگی سے اپنے ترک کنٹریکٹر کی وساطت سے دن میں دو مرتبہ ویسٹ کنٹینر خالی کراتی ہے اور جمع شدہ کوڑا کرکٹ مناسب طریقے سے ٹھکانے لگایا جاتا ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔ وہاں پر روزانہ کی بنیاد پر صفائی ہوتی ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے۔ وہاں پر روزانہ کی بنیاد پر دو شفٹوں میں صفائی ہوتی ہے۔

لاہور: گورنمنٹ کالج باغبانپورہ کے سامنے کوڑا کرکٹ سے متعلقہ تفصیلات

515: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور کے گیٹ کے سامنے کوڑادان پڑا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کالج کے گیٹ کے سامنے سارے علاقے کا کوڑا پھینکا جارہا ہے؟
(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کالج انتظامیہ اور لوکل کمیونٹی کے بار بار درخواست کرنے پر بھی اس کو وہاں سے ہٹایا نہیں گیا متعلقہ ادارہ اس بابت کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ دس کوڑادان گورنمنٹ گرلز کالج کے قریب رکھے گئے ہیں جو کہ ویسٹ کو اکھٹا کر کے ڈمپ سائٹ تک لے جانے کے لئے رکھے گئے ہیں اور یہ کہ کوڑادان روزانہ دن میں دو دفعہ اٹھائے جاتے ہیں۔
(ب) ہمارے تجزیہ کے مطابق ان کوڑادانوں میں نزدیکی رہائشی اور کالج کی طلبہ کوڑے کو پھینکتے ہیں اگر کوڑادان اس جگہ سے اٹھا لئے گئے تو کالج کے سامنے کوڑے کے ڈھیر لگ جائیں گے۔
(ج) یہ بات ہمارے علم میں نہ ہے البتہ درج بالا وجوہات کے باوجود اگر معزز ممبر اسمبلی کہیں گی تو کوڑادانوں کو سات یوم کے اندر کسی دوسری مناسب جگہ پر رکھوانے کا بندوبست کیا جاسکتا ہے۔

ساہیوال سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کے ملازمین کی تعداد و اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

519: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے ملازمین کی تعداد، عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟
(ب) کمپنی کے کتنے ملازمین کنٹریکٹ / عارضی، ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں؟
(ج) اس کمپنی کے پاس کون کون سی گاڑیاں، ٹرک / موٹر سائیکل ٹریکٹر ہیں ان میں سے کتنی خراب اور کتنی چالو حالت میں ہیں؟
(د) اس کمپنی کے سال 18-2017 میں کتنے اخراجات ہوئے اور سال 19-2018 کے لئے مختص بجٹ و اخراجات کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ساہیوال سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا وجود ہی نہ ہے اس لئے اس سے متعلق تفصیلات موجود نہ ہیں۔

(ب) ایضاً

(ج) ایضاً

(د) ایضاً

ساہیوال شہر کی ترقی سے متعلق راچڑمل کا حکومت سے معاہدہ سے متعلقہ تفصیلات

522: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دور میں میونسپل کمیٹی ساہیوال اور راچڑمل حکومت سے برائے ترقی وڈویلپمنٹ ساہیوال شہر معاہدہ ہوا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ معاہدہ کے تحت راچڑمل حکومت نے ضلعی حکومت / میونسپل کمیٹی ساہیوال کو گاڑیاں اور آلات تحفہ میں دیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو آج اس معاہدہ کا کیا status ہے اور تحفہ میں ملنے والی گاڑیاں و آلات کس حالت میں ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) درست نہ ہے۔ تاہم میونسپل کمیٹی ساہیوال کے ہاؤس کی کارروائی ہنگامی اجلاس کی قرار داد نمبر 155 منعقدہ مورخہ 30-12-1988 کے مقابق راچڑمل اور ساہیوال جڑواں شہر قرار دیا گیا تھا۔

(ب) یہ درست ہے کہ راچڑمل کی طرف سے گاڑیاں میونسپل کمیٹی کو بطور تحفہ دی گئی تھیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ریکارڈ پر ایسا معاہدہ نہ ہے۔ تحفہ میں ملنے والی گاڑیوں کی موجودہ حالت تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ساہیوال: ماہی شاہ قبرستان فیز پر ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

523: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ساہیوال میں ماہی شاہ کے نام پر ایک قدیم قبرستان موجود ہے جس میں اس وقت گنجائش مزید تدفین ختم ہو چکی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ قبرستان میں ایک قرآن محل بھی موجود ہے جس میں شہید اوراق کا ذخیرہ کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ماہی شاہ قبرستان کے قریب / بالمقابل پارک ایک قطع اراضی جو کہ محکمہ کی ملکیت ہے برائے قبرستان ماہی شاہ فیز II دیا گیا؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کب تک حکومت محکمہ فیز II ماہی شاہ قبرستان کی زمین و ناجائز قابضین سے واگزار کروا کے ماہی شاہ قبرستان کے نام الاٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، مکمل کوائف اور حالات و واقعات سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) درست ہے لیکن گنجائش مکمل طور پر ختم نہیں ہوئی۔

(ب) درست ہے۔

(ج) مذکورہ رقبہ میونسپل کارپوریشن ساہیوال کی ملکیت نہ ہے اور نہ ہی زیر تصرف ہے۔ مزید یہ معاملہ محکمہ ریونیو سے متعلقہ ہے۔

(د) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ مذکورہ جگہ نہ تو میونسپل کارپوریشن ساہیوال کی ملکیت ہے اور نہ ہی زیر قبضہ ہے۔

لاہور: علی رضا آباد یونین کونسل سے بھینسوں کے انخلاء سے متعلقہ تفصیلات

526: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) علی رضا آباد یونین کونسل رائیونڈ روڈ لاہور میں کون کون سے علاقہ جات شامل ہیں؟
(ب) کیا یہ یونین کونسل شہری علاقہ میں آتی ہے یا دیہی علاقہ میں شامل ہے؟
(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس یو سی کے ہر علاقہ، گلی، محلہ اور سڑکوں پر جگہ جگہ بھینسوں کے واڑے ہیں؟
(د) کیا شہری علاقہ میں بھینسوں کے رکھنے کی اجازت ہے؟
(ہ) اس علاقہ میں کس کس افسر نے کب معائنہ کیا تھا اور کس کس شخص کے خلاف بھینسیں رکھنے پر کارروائی کی گئی؟
(و) کیا حکومت اس یو سی سے بھینسوں کے انخلاء کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) علی رضا آباد یونین کونسل رائیونڈ لاہور میں کچی کوٹھی / نواب ٹاؤن / ائرلائن سوسائٹی / آرکٹیک سوسائٹی / واپڈا ٹاؤن فیز II کھمبا پنڈ / محمد پورہ پنڈ / عباس آباد پنڈ شامل ہیں۔
(ب) علی رضا آباد شہری علاقہ میں شامل ہے۔
(ج) درست نہ ہے بلکہ علی رضا آباد میں کھمبا پنڈ / محمد پورہ نواب ٹاؤن / علی رضا آباد میں مویشی پال رکھے ہیں۔
(د) شہری حدود میں مویشی رکھنا ممنوع ہے۔
(ہ) وقتاً فوقتاً زونل آفیسر (ریگولیشن) نے متعلقہ یونین کونسل میں معائنہ کیا ہے اور متعدد گوالہ حضرات کے خلاف FIR کا اندراج کروایا اور جرمانہ کیا ہے، تاہم پولیس فورس میسر نہ آنے کی بنا پر گوالہ حضرات کے خلاف مزید آپریشن کرنے میں دشواری پیش آ رہی ہے۔
(و) علامہ اقبال زون لاہور گوالہ حضرات کے خلاف آپریشن کر رہی ہے چونکہ متعدد مقامات پر لڑائی جھگڑے کا احتمال پایا جاتا ہے جہاں آپریشن کے لئے پولیس فورس کی اشد ضرورت ہے۔

اوکاڑہ: پی پی-185 سے آوارہ کتوں کو مارنے سے متعلقہ تفصیلات

545: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیاوزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع اوکاڑہ میں آوارہ کتوں کو مارنے کے لئے کونسی تدبیر / زہر وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہے آوارہ کتوں کو مارنے کا طریق کار کیا ہے؟

(ب) یکم جولائی 2018 سے اب تک ضلع بھر میں کتنے آوارہ کتوں کو مارا گیا، تفصیل فراہم کریں؟

(ج) پی پی-85 ٹاؤن کمیٹی احمد آباد میونسپل کمیٹی بصیر پور اور ان سے ملحقہ چکوک میں کتنے آوارہ کتوں کو مارا گیا اور اس پر کتنے اخراجات ہوئے؟

(د) پی پی-185 کی تمام یونین کونسل میں کتنے کتوں کو مارا گیا ہر یونین کونسل کی تفصیل بیان کریں؟

(ہ) کیا حکومت اس حلقہ میں آوارہ کتوں کو مارنے کے لئے کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ضلع اوکاڑہ میں آوارہ کتوں کو مارنے کے لئے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اور لوکل گورنمنٹ کا عملہ ایک ٹیم کی شکل میں یہ کام سر انجام دیتا ہے۔ چیف ایگزیکٹو آفیسر، ہیلتھ اوکاڑہ کے عملہ کے تعاون سے کتوں کو گوشت میں زہر ملا کر مارا جاتا ہے۔ گوشت کے اندر زہر کی مقدار کا تعین چیف ایگزیکٹو آفیسر، ہیلتھ کا عملہ کرتا ہے۔

(ب) یکم جولائی 2018 سے اب تک ضلع بھر میں 2375 آوارہ کتوں کو مارا گیا۔ تفصیل درج ذیل ہے:

ڈسٹرکٹ کونسل اوکاڑہ کتوں کی تعداد	1619
میونسپل کمیٹی اوکاڑہ کتوں کی تعداد	488
میونسپل کمیٹی دیپالپور کتوں کی تعداد	39

میونسپل کمیٹی رینالہ خورد کتوں کی تعداد زہر کی عدم موجودگی کی صورت میں کوئی کتا نہ مارا گیا۔

میونسپل کمیٹی بصیرپور کتوں کی تعداد	47
میونسپل کمیٹی حجرہ شاہ مقیم کتوں کی تعداد	30
میونسپل کمیٹی حویلی لکھا کتوں کی تعداد	140
میونسپل کمیٹی منڈی احمد آباد کتوں کی تعداد	12
کل تعداد	2375

(ج) پی پی۔185 ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد میونسپل کمیٹی بصیرپور اور ان سے ملحقہ چکوک میں 59 آوارہ کتوں کو مارا گیا۔ میونسپل کمیٹی احمد آباد میں کتوں کو مارنے پر -/16000 روپے کا زہر خریدا گیا اور میونسپل کمیٹی بصیرپور میں -/33000 روپے کا زہر خریدا گیا۔

(د) ڈپٹی ڈائریکٹر، اوکاڑہ کی رپورٹ کے مطابق پی پی۔185 میں میونسپل کمیٹی احمد آباد میونسپل کمیٹی بصیرپور کے علاوہ باقی یونین کونسلز میں مارے گئے کتوں کی تعداد 16 ہے جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) حکومت پنجاب نے ضلع بھر میں آوارہ اور پاگل کتوں کو مارنے کے لئے محکمہ ہیلتھ اور لوکل گورنمنٹ کے تعاون سے مارچ 2019 سے مہم کا آغاز کر دیا تھا۔

میانوالی: حلقہ این اے۔95 کے قصبہ کمر مشانی میں واگزار کرائے گئے سرکاری رقبہ پر بااثر افراد کا دوبارہ قبضہ سے متعلقہ تفصیلات

565: محمد فیصل خان نیازی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ این اے۔95 میانوالی کے بڑے قصبہ کمر مشانی میں واگزار کرائے گئے سرکاری رقبے پر بااثر افراد نے دوبارہ تعمیرات شروع کر دی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ایک بااثر سیاستدان / ممبر اسمبلی اور میونسپل کمیٹی کمر مشانی کے وائس چیئرمین نے ریسکیو 1122 دفتر کے سامنے بس سٹینڈ کے لئے مختص سرکاری زمین پر دکانوں کی تعمیر شروع کر دی ہے جبکہ ضلعی انتظامیہ تجاوز کنندگان کے ساتھ ملی ہوئی

ہے۔ حکومت وقت کے اپنے لوگ سرکاری املاک پر قابض ہو رہے ہیں۔ اس بابت حکومت کیا ایکشن لے رہی ہے؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) واگزار کرائے گئے میونسپل کمیٹی کمرمشانی کے ملکیتی رقبہ پر کسی بھی بااثر افراد نے دوبارہ تعمیرات شروع نہیں کیں۔

(ب) ریسکیو 1122 دفتر کے سامنے جگہ بس سٹینڈ کے لئے مختص نہیں تھی اور نہ ہی کسی بااثر سیاستدان / ممبر اسمبلی یا میونسپل کمیٹی کمرمشانی کے وائس چیئرمین نے سرکاری رقبہ پر تعمیر شروع کی ہے۔ یہ رقبہ میونسپل کمیٹی کا مقبوضہ ہے جہاں میونسپل کمیٹی نے سال 1995 سے دکانات تعمیر کرا کے ماہانہ کرایہ پر دیں اور میونسپل کمیٹی کو کرایہ کی صورت میں ریونیو وصول ہو رہا ہے۔

سرگودھا: حلقہ پی پی۔72 کے دیہاتوں میں واقع جوہڑوں سے متعلقہ تفصیلات

577: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔72 سرگودھا کے کتنے دیہات میں گندے پانی کے بڑے بڑے جوہڑ موجود ہیں ان دیہات کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان گندے پانی کے جوہڑوں کی وجہ سے پی پی۔72 سرگودھا کے ان دیہات کے لوگ بے شمار بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گندے پانی کے جوہڑ ماحولیاتی آلودگی کا بھی بڑا سبب بن رہے ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان جوہڑوں کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) حلقہ پی پی-72 سرگودھا کے 37 دیہاتوں میں گندے پانی کے بڑے بڑے جوہڑ موجود ہیں۔ جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس سوال کا جواب محکمہ صحت ہی بہتر طور پر دے سکتا ہے۔

(ج) محکمہ ہذا کے علم میں کوئی ایسی بات نہ ہے۔

(د) جوہڑوں کو ختم کرنے کا منصوبہ (ASP) 2013-14 میں شروع ہوا اور اس منصوبے پر ترقیاتی کام 2018-19 تک ہوا ہے۔ اس سال حکومت نے یہ منصوبہ ADP 2019-20 میں شامل نہیں کیا ہے۔ آنے والے سال میں ADP 2020-21 میں یہ سکیم دوبارہ شامل کی گئی تو تمام جوہڑوں کو ختم کر دیا جائے گا۔

ساہیوال: ضلع کونسل میں ملازمین
کی تعداد اور ان کی مجموعی تنخواہوں سے متعلقہ تفصیلات

587: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع کونسل ساہیوال میں کتنے ملازمین کس کس گریڈ کے کتنے عرصہ سے تعینات ہیں۔ ان کی تنخواہوں کا سالانہ حجم کتنا ہے؟

(ب) ضلع کونسل ہذا میں ریٹائرڈ ملازمین کتنے ہیں جن کو فنڈز کی کمی کی وجہ سے پنشن، گریجوٹی و فوت شدگان کو مالی امداد دینے کے کیسز زیر التواء ہیں۔ نیز ان کو ادائیگیوں کے لئے کتنی رقم درکار ہے؟

(ج) حکومت فنانس ایوارڈ کے تحت ضلع کونسل ساہیوال کو سالانہ کتنے فنڈز فراہم کرتی ہے۔ سال وار 2015-16، 2016-17، 2017-18 اور 2018-19 کی آمدن و اخراجات مع ڈویلپمنٹ / نان ڈویلپمنٹ فنڈ کی مکمل تفصیل سے مدوار آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع کونسل، ساہیوال میں 115 افسران و ملازمین تعینات ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام اسامی (افسران) مع سکیل	تعداد	عرصہ تعیناتی
1-	چیف آفیسر (BS-18)	02	تقریباً 4 ماہ
2-	ڈسٹرکٹ آفیسر (انفراسٹرکچر اینڈ سروسز) (BS-18)		تقریباً 10 ماہ
3-	ڈسٹرکٹ آفیسر (پلاننگ) (BS-17)		تقریباً 11 ماہ
4-	ڈسٹرکٹ آفیسر (فنانس) (BS-17)	04	تقریباً 5 ماہ
5-	ڈسٹرکٹ آفیسر (ریگولیشن) (BS-17)		تقریباً 1 ماہ
6-	سپرنٹنڈنٹ (BS-17)		تقریباً 2 سال 10 ماہ
7-	(BS-17)	04	تقریباً 2 سال 10 ماہ
8-	(BS-14)	08	تقریباً 2 سال 10 ماہ
9-	(BS-11)	09	تقریباً 2 سال 10 ماہ
10-	(BS-6)	05	تقریباً 2 سال 10 ماہ
11-	(BS-5)	07	تقریباً 2 سال 10 ماہ
12-	(BS-2)	01	تقریباً 2 سال 10 ماہ
13-	(BS-2)	75	تقریباً 2 سال 10 ماہ
	کل تعداد	115	

ملازمین کی تنخواہوں کا سالانہ حجم مبلغ 7 کروڑ 56 لاکھ 88 ہزار 878 روپے

(ب) ایسا کوئی بھی کیس زیر التواء نہ ہے۔

(ج)

PFC گرانٹ

نمبر شمار	سال	رقم
1-	2015-16	Nil
2-	01.01.2017 تا 03.06.2017	27,66,40,998/- روپے
3-	01.07.2017 تا 30.06.2018	41,49,61,497/- روپے
4-	01.07.2018 تا 30.06.2019	55,32,81,996/- روپے

سالانہ آمدن

نمبر شمار	سال	رقم
-1	2016-17	41,73,15,754/-روپے
-2	2017-18	86.09.88.333/-روپے
-3	2018-19	90,99,28,434/-روپے

سالانہ اخراجات

سال	ترقیاتی اخراجات	غیر ترقیاتی اخراجات	کل اخراجات
2016-17	3,03,97,668/-روپے	6,92,812,998/-	9,96,80,666/-
2017-18	5,61,85,779/-روپے	5,61,85,779/-	66,91,98,110/-
2018-19	15,03,76,947/-روپے	15,03,76,947/-	19,35,00,432/-

لاہور: شاہی قلعہ میں دیوار مصوری کی تزئین و آرائش و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

622: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا شاہی قلعہ لاہور میں موجود دیوار مصوری کی تزئین و آرائش اور مرمت کا کام کیا جارہا ہے؟

(ب) دیوار مصوری کا کام کب سے شروع ہے؟

(ج) محکمہ مزید کتنے عرصے میں دیوار مصوری کا کام مکمل کرلے گا؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) جی، ہاں! کنزرویشن اور ریسٹوریشن کا کام جاری ہے۔

(ب) دیوار کی مصوری کی تزئین آرائش و مرمت کی ابتدا 2016 میں ڈاکومنٹیشن اور سروے سے کی گئی۔ اس کے بعد انٹرنیشنل سیمینار منعقد کروایا گیا، جس میں دنیا کے مشہور کنزرویشن سپیشلسٹ نے شمولیت کی اور جنوری 2018 کو پروٹوٹائپ نمونہ کی منظوری دی گئی۔

(ج) منظوری کے بعد کام تیزی سے شروع ہوا اور مارچ 2019 میں مغربی حصہ کو والڈ سٹی ارف لاہور اٹھارٹی نے مکمل کر دیا، جس کا افتتاح وزیر اعظم جناب عمران خان نے 4۔مئی 2019 کو کیا۔ شمالی دیوار کی تزئین و آرائش کا کام شروع کر دیا گیا ہے جو مالی سال 2021 کے اختتام پر ختم ہو جائے گا۔

لاہور: شاہی قلعہ کے اندر شیش محل کو دیکھنے کے لئے عوام الناس سے ٹکٹ خریدنے سے متعلقہ تفصیلات

633: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ والڈ سٹی اتھارٹی نے لاہور میں شاہی قلعہ کے اندر شیش محل کو دیکھنے والے افراد کے لئے 100 روپے کا ٹکٹ لگا دیا ہے؟

(ب) یکم اگست 2018 سے 30 مارچ 2019 تک کتنے لوگ شیش محل کو دیکھنے آئے اور ان سے کتنی رقم وصول کی گئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ عوام کا بنیادی حق سمجھتے ہوئے اس سے پہلے کبھی بھی عام افراد سے ٹکٹ کے پیسے نہیں لئے جاتے تھے؟

(د) سال 19-2018 کے بجٹ میں مذکورہ قلعہ کے لئے تعمیر و مرمت کی مد میں کتنا بجٹ رکھا گیا تھا کتنا خرچ ہو چکا اور کتنا بقایا ہے؟

(ہ) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت شیش محل کو دیکھنے والے افراد کی ٹکٹ فری کرنے عوام الناس کے لئے مزید سہولتیں دینے اور قلعہ کی تعمیر و مرمت کرانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ والڈ سٹی اتھارٹی نے لاہور میں شاہی قلعہ کے اندر شیش محل کو دیکھنے والے افراد کے لئے -/100 روپے کا ٹکٹ لگا دیا ہے۔

(ب) شاہی قلعہ کے اندر شیش محل کو دیکھنے والے افراد کے لئے -/100 روپے کا ٹکٹ مورخہ 25-مارچ 2019 سے متعارف کروایا گیا ہے اور 25-مارچ 2019 سے لے کر 15-جولائی 2019 تک 22,889 افراد شیش محل کو دیکھنے کے لئے آئے جس سے مبلغ -/22,88,900 روپے کی رقم وصول ہوئی ہے جو کہ شاہی قلعہ کے Lahore fort fund نامی بنک اکاؤنٹ میں جمع کرادی گئی ہے۔

(ج) شاہی قلعہ پاکستان کی سب سے بڑی تاریخی جگہ ہے اور یہ ہر پاکستانی شہری کے لئے قابل فخر ملکی اثاثہ ہے۔ شاہی قلعہ میں موجود شیش محل اپنی بناوٹ اور حسن کے لحاظ سے خاص اہمیت رکھتا ہے اور سیاحوں کی توجہ کا مرکز ہے۔ چنانچہ اس کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کو خاص توجہ کی ضرورت تھی۔ شیش محل میں ٹکٹ متعارف کرنے کا اقدام لوگوں کو ان کے شیش محل کو دیکھنے کے بنیادی حق سے محروم کرنا نہیں بلکہ شیش محل جو کہ نہایت حساس اور خستہ حالت میں ہے اس کو بے جا ٹوٹ پھوٹ سے بچانے، اس کے اندر آنے والے سیاحوں کو پرکھنے اور اس کی ٹکٹ سے اکٹھے ہونے والے پیسے کو اس کی مرمت پر لگانے کی غرض سے عائد کیا گیا۔

(د) سال 19-2018 کے بجٹ میں 4 کڑور 53 لاکھ 12 ہزار روپے مختص تھے۔ جن میں سے 4 کڑور 52 لاکھ 66 ہزار روپے خرچ ہوئے اور صرف 46 ہزار روپے باقی بچے۔

(ہ) شاہی قلعہ کے اندر شیش محل کو دیکھنے والے افراد کے لئے -/100 روپے کا ٹکٹ اس لئے متعارف کروایا گیا ہے تاکہ اس تاریخی مقام کو اچھے طریقہ سے محفوظ رکھا جاسکے۔ شاہی قلعہ میں تقریباً 25 سے 30 تاریخی مقام ایسے ہیں جو -/30 روپے کی ٹکٹ سے دیکھے جاسکتے ہیں شیش محل ایک ایسا چھوٹا سا تاریخی ورثہ ہے جس کو عوامی رش سے محفوظ رکھنا ضروری تھا۔ پوری دنیا میں ایسے تاریخی مقامات کو دیکھنے کے لئے آنے والوں کو کچھ نہ کچھ ٹکٹ ادا کرنا پڑتی ہے۔

رحیم یار خان: پی پی-264 میونسپل کمیٹی
کے تحت سابقہ تین سالوں کے ترقیاتی کاموں سے متعلقہ تفصیلات

663: سید عثمان محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-264 (رحیم یار خان) میں میونسپل کمیٹی کے تحت پچھلے تین سالوں میں کتنے ترقیاتی کام کئے گئے ان کاموں کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان منصوبوں پر کتنی رقم خرچ کی گئی ان میں کتنے منصوبے مکمل کئے گئے اور کتنے منصوبے نامکمل چھوڑ دیئے گئے ان منصوبوں کا ٹھیکہ کس کس کو دیا گیا؟

(ج) کیا حکومت ان نامکمل منصوبہ جات کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) پی پی-264 میونسپل کمیٹی رحیم یار خان کی حدود میں نہ آتا ہے بلکہ یہ حلقہ ڈسٹرکٹ کونسل رحیم یار خان کی حدود میں آتا ہے اس حلقہ میں ضلع کونسل رحیم یار خان نے پچھلے تین سال میں 83 سکیمیں مکمل کی ہیں۔ جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان منصوبوں پر مبلغ 105.689 ملین روپے خرچ ہوئے اور تمام منصوبے مکمل ہیں۔ ٹھیکیداروں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تمام منصوبہ جات مکمل ہیں۔

لوکل گورنمنٹ کے لئے صوبہ میں مختص کردہ بجٹ برائے
سال 20-2019 میں شامل کردہ نئے منصوبوں سے متعلقہ تفصیلات

774: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بجٹ 20-2019 میں لوکل گورنمنٹ کے لئے کل بجٹ 83.9-ارب روپے رکھا گیا ہے، کیا پنجاب جیسے بڑے صوبہ کے لئے یہ رقم کافی ہے؟

(ب) اس بجٹ میں کتنے نئے بڑے منصوبے شامل کئے گئے ہیں اوران منصوبوں سے عوام کو کیا فائدہ ہو گا؟

(ج) اس کل بجٹ میں سے ترقیاتی بجٹ کتنا ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) یہ درست نہیں ہے۔ بلکہ لوکل گورنمنٹ لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے لئے سال 20- 2019 میں ٹوٹل بجٹ 89.187-ارب روپے رکھا گیا ہے۔ سال 19-2018 میں لوکل گورنمنٹ کا ٹوٹل بجٹ 85.280-ارب روپے تھا۔ لوکل گورنمنٹ کا بجٹ سال 20-2019 ممکنہ دستیاب وسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے ترتیب دیا گیا ہے اور یہ امر قابل ذکر ہے کہ موجودہ بجٹ 3.907-ارب روپے سابقا سال 19-2018 سے زیادہ ہے۔

(ب) موجودہ سال 20-2019 کے سالانہ صوبائی ترقیاتی پروگرام میں 130 نئے چھوٹے بڑے منصوبے رکھے گئے ہیں جن میں نئے روڈ، سیوریج اور نئی مویشی منڈیاں بنانے سے عوام کو اپنے روزمرہ کام کرنے میں بہت فائدہ ہو گا۔

(ج) سال 20-2019 میں صوبائی ترقیاتی پروگرام میں 6.3-ارب روپے رکھا گیا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: اب ہم تحریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار 19/673 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

ماڈل ٹاؤن لاہور کی کمرشل مارکیٹوں میں
سوسائٹی کے ممبران کی ملی بھگت سے تجاوزات کا قیام

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے ذاتی علم کے مطابق بات سامنے آئی ہے کہ ماڈل ٹاؤن سوسائٹی لاہور میں موجود ہر بلاک میں بنائی جانے والی کمرشل مارکیٹوں میں دکانوں، ہوٹلوں کے آگے بنائے جانے والے فٹ پاتھوں پر سوسائٹی اور یونین کے ممبران کی ملی بھگت سے غیر قانونی تجاوزات بناتے ہوئے فٹ پاتھوں کو دکانداروں نے کرائے پر دے رکھا ہے، جس کی وجہ سے ماڈل ٹاؤن کے رہائشیوں کو شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جب کوئی رہائشی مارکیٹ میں خریداری کے لئے جاتا ہے تو اسے فٹ پاتھ کی بجائے سڑک استعمال کرنا پڑتی ہے جس کی وجہ سے بہت سی جگہوں پر حادثات بھی ہو چکے ہیں، مقامی لوگوں کی طرف سے اس اہم مسئلے کے لئے کئی بار سوسائٹی آفس سمیت یونین کونسل کے آفس میں شکایات جمع کروائی گئیں مگر ان تجاوزات کو ختم کرنے کے لئے کوئی بھی ایکشن نہ لیا گیا جبکہ قانون کے مطابق کوئی دکاندار اپنی دکان کے آگے تجاوزات نہیں بنا سکتا مگر یہاں ماڈل ٹاؤن سوسائٹی میں موجود دکانداروں نے تجاوزات کے ساتھ ساتھ ان فٹ پاتھوں کو کرائے پر دے رکھا ہے جو سراسر غیر قانونی اور غیر آئینی ہے۔ اس مسئلے سے ماڈل ٹاؤن کے ہر بلاک میں مارکیٹ میں تجاوزات کی وجہ سے وہاں کی عوام شدید پریشانی میں مبتلا ہے اور ان کا حکومت سے مطالبہ ہے کہ غیر قانونی تجاوزات فٹ پاتھ کے خلاف آپریشن کیا جائے اور غیر قانونی دکانیں جو کہ فٹ پاتھ پر بنائی گئی ہیں ان کو مسمار کیا جائے اور دکانداروں کو بھاری جرمانے کئے جائیں اور ان کو پابند کیا جائے کہ اگر وہ دوبارہ غیر قانونی طور پر فٹ پاتھ پر دکانیں بنائی گئیں تو ان کی دکانوں کو سیل کر دیا جائے گا نیز مارکیٹوں کی اصل شکل کو ہر حال میں بحال کیا جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! شکریہ۔ اس حوالے سے گزارش یہ ہے کہ ماڈل ٹاؤن سوسائٹی ایک پرائیویٹ کوآپریٹو سوسائٹی ہے۔ Overall ان societies کو ہمارا کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ دیکھتا ہے اگر کہیں کسی سوسائٹی کے جو اپنے Bylaws ہیں اور ان کی خلاف ورزی ہو رہی ہو تو ہمارا کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ اس کے خلاف ایکشن لیتا ہے۔ محترمہ نے جن خدشات کا اظہار کیا ہے تو میں کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ کو یہ ہدایت کروں گا کہ وہ موقع ملاحظہ کرکے درپیش خدشات کا ازالہ کرنے کی کوشش کرے اور انشاءاللہ تعالیٰ میں محترمہ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس سلسلے میں کارروائی کی جائے گی۔

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 712/19 چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

پنجاب کے ٹیچنگ ہسپتالوں میں ڈاکٹرز، نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی ہڑتال سے عوام الناس علاج معالجے کی سہولت سے محروم

چودھری افتخار حسین چھچھر: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ جیو" نیوز" مورخہ 21-اکتوبر 2019 کی خبر کے مطابق ایم ٹی آئی ایکٹ کے خلاف پنجاب کے تمام ٹیچنگ ہسپتالوں کے ڈاکٹرز، نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف بیس روز سے زائد مسلسل سراپا احتجاج ہیں جس کی وجہ سے صوبہ کے تمام ٹیچنگ ہسپتالوں کی او پی ڈی مکمل طور پر بند ہے۔ الٹراساؤنڈ، ایکسرے، ایم آر آئی وغیرہ تمام قسم کے ٹیسٹ مسلسل بیس روز سے نہیں ہو رہے جس سے غریب عوام کے علاج معالجے کی سہولیات ناپید ہو چکی ہیں۔ عوام الناس پرائیویٹ ہسپتالوں میں علاج کرانے پر مجبور ہیں۔ غریب آدمی تو پہلے ہی مہنگائی کے ہاتھوں مرچکا ہے۔ تبدیلی سرکار نے کروڑوں نوکریاں دینے کا وعدہ کیا تھا۔ موجودہ حکومت نے اس کے برعکس عوام الناس کو بنیادی سہولیات دینا تو دور کی بات ان سے علاج معالجہ جیسی بنیادی سہولیات بھی چھین لی ہیں۔ مذکورہ ایکٹ غریب عوام کے لئے زہر قاتل ہے۔ مذکورہ ایکٹ کی وجہ

سے عوام کا جینا محال ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے عوام میں سخت غصہ و اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! معزز ممبر نے جو تحریک التوائے کار پیش کی ہے یہ اس وقت موجودہ حالات کے مطابق نہیں ہے اس وقت حالات یکسر تبدیل ہو چکے ہیں اور اس سلسلے میں ہڑتال بھی ختم ہو چکی ہے، emergencies میں کام بھی ہو رہا ہے اور ڈاکٹرز بھی اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آخر میں، میں یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ معاملہ چونکہ sub judice ہے، ہائی کورٹ نے اس پر نوٹس لیا ہوا ہے اس لئے مہربانی فرما کر اس تحریک التوائے کار کو dispose of کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: رانا منور حسین! پہلے ہم زیرو آور شروع کر لیں اس کے بعد آپ کا پوائنٹ آف آرڈر لیں گے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مسودہ قانون

(متعارف کرنے کی تحریک)

جناب چیئرمین: اب ہم پرائیویٹ ممبر بزنس شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے میں درج ذیل کارروائی ہے۔ مسودہ قانون مفاد عامہ سے متعلق قرارداد یں ہیں۔ پہلی قرارداد محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے جو کہ 17۔ ستمبر 2019 کو Motion For Leave پیش کر چکی ہیں اس پر وزیر

ٹرانسپورٹ نے حکومتی مؤقف پیش کرنا ہے لہٰذا میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنا مؤقف پیش کریں۔

مسودہ قانون متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

(---جاری)

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب چیئرمین! مجھے اس بل پر کوئی اعتراض نہیں ہے لہٰذا یہ متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیج دیا جائے۔

MR CHAIRMAN: The motion moved and the question is:

"That Leave be granted to introduce the Punjab Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2019.

(The motion was carried and leave is granted)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR CHAIRMAN: Ms Sadia Sohail Rana may introduce the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں پنجاب 2019

MS SADIA SOHAIL RANA: Mr Speaker! I introduce the Punjab provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2019.

MR CHAIRMAN: The Punjab Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2019 has been introduced and is referred to the Standing Committee on Transport with the direction to submit its report within two months.

قراردادیں

(مفادِ عامہ سے متعلق)

جناب چیئرمین: اب ہم مورخہ 19-نومبر 2019 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی زیر التواء قرارداد محترمہ شاہدہ احمد کی ہے۔ یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اس پر وزیر ٹرانسپورٹ نے حکومتی مؤقف پیش کرنا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

65 سال سے زائد بزرگ شہریوں کو تمام سرکاری ٹرانسپورٹ میں کرایہ سے مستثنیٰ قرار دینے کا مطالبہ

(---جاری)

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی 65 سال کی age کے سینئر سٹیزن کو فری ٹکٹ دے رہی ہے یہ بہت اچھی تجویز ہے لیکن یہ PMA ماس ٹرانزٹ اتھارٹی کے حوالے سے ہے اور ان کا آپس میں integrated system ہے اس لئے ہمارا سسٹم اجازت نہیں دے سکتا کہ ہم انہیں free ride دیں۔ ہم پہلے بھی اس پر PMA کو بہت بڑی heavy subsidy دے رہے ہیں، اس وقت ماس ٹرانزٹ کے حوالے سے یہ معاملہ under consideration ہے لیکن فی الحال اس پر کچھ نہیں کہہ سکتے بلکہ ابھی اس پر working کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ اس قرارداد کو oppose کر رہے ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب چیئرمین! میں اسے oppose کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: محترمہ شاہدہ احمد! کیا آپ اپنی یہ قرارداد withdraw کرنا چاہتی ہیں؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئرمین! میں اس پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئرمین! میں یہ پوچھنا چاہ رہی تھی کہ یہ کس کو سبسڈی دے رہے ہیں؟ ذرا تفصیل بتا دی جائے کہ یہ سبسڈی کس محکمے میں جا رہی ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب چیئرمین! پنجاب ماس ٹرانزٹ اتھارٹی کے تحت میٹرو اور سپیڈو بنی تھیں جو پچھلی گورنمنٹ کی سکیمیں ہیں جن پر ہم heavy subsidy دے رہے ہیں جس سے یہ سسٹم چل رہا ہے۔اورنج لائن ٹرین بھی اسی کا ایک حصہ ہے جو پچھلی گورنمنٹ نے introduce کرائی تھی ہم اس پر بھی پہلے ہی بہت زیادہ سبسڈی دے رہے ہیں۔ اب اس کا سسٹم یہ ہے کہ اس میں ہمارے جو فیڈر روٹس ہیں، میٹرو ہے پھر اس میں اورنج لائن ٹرین introduce کرانے لگے ہیں۔ ہمارا یہ سارا سسٹم کمپیوٹرائزڈ ہے اور کارڈ پر ہے۔اس میں کارڈ misuse ہو سکتا ہے چونکہ اس پر کوئی identification نہیں ہے۔ آپ یہ کارڈ کسی کو بھی دے سکتے ہیں، اگر ہم یہ کارڈ 65 سال والے کو دیتے ہیں تو اس کا misuse یہ ہو سکتا ہے کہ وہ یہ کارڈ اپنے کسی اور فیملی ممبر کو دے سکتا ہے اس لئے اس کا ہمارے خزانے پر بہت زیادہ اضافی بوجھ پڑے گا، پنجاب گورنمنٹ تو پہلے ہی اس سسٹم کے لئے بہت زیادہ سبسڈی دے رہی ہے اس لئے فی الحال یہ ممکن نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: چونکہ کارڈ misuse ہو سکتا ہے اس لئے admissible نہیں ہے۔ محترمہ! کیا آپ اپنی اس قرارداد کو واپس لیتی ہیں؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئرمین! میں اپنی یہ قرارداد withdraw کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد withdraw ہو گئی۔ اگلی زیر التواء قرارداد جناب منیب الحق کی ہے۔ یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اس پر وزیر زراعت نے حکومتی مؤقف پیش کرنا ہے۔ جی، منسٹر صاحب! منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی قرارداد جناب محمد منیب سلطان چیمہ کی ہے۔ جناب محمد منیب سلطان چیمہ! اپنی قرارداد پیش کریں۔

نجی تعلیمی اداروں کے یونیفارم،
کتابیں اور کاپیاں بآسانی مارکیٹ میں دستیاب کروانے کا مطالبہ

جناب محمد منیب سلطان چیمہ:، جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے اکثر تعلیمی اداروں نے عوام کو لوٹنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ ہر سکول یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو از خود مہنگے داموں فروخت کرتا ہے اور تمام نجی تعلیمی ادارے ایسا یونیفارم، کاپیاں اور کتابیں تیار کرواتے ہیں جو مارکیٹ میں دستیاب نہ ہوں اور مجبوراً طلباء کو سکول سے یہ اشیاء مہنگے داموں خریدنی پڑتی ہیں لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ کے تمام نجی تعلیمی اداروں کو پابند کیا جائے کہ وہ ایسے یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کا انتخاب کریں جو تمام تعلیمی اداروں میں یکساں ہوں اور بآسانی مارکیٹ میں دستیاب ہوں تا کہ بچوں کے والدین پر فیسوں کے بھاری بوجھ کے علاوہ مہنگا یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو خریدنے کا بوجھ کم ہو سکے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے اکثر تعلیمی اداروں نے عوام کو لوٹنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ ہر سکول یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو از خود مہنگے داموں فروخت کرتا ہے اور تمام نجی تعلیمی ادارے ایسا یونیفارم، کاپیاں اور کتابیں تیار کرواتے ہیں جو مارکیٹ میں دستیاب نہ ہوں اور مجبوراً طلباء کو سکول سے یہ اشیاء مہنگے داموں خریدنی پڑتی ہیں لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ کے تمام نجی تعلیمی اداروں کو پابند کیا جائے کہ وہ ایسے یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کا انتخاب کریں جو تمام تعلیمی اداروں میں یکساں ہوں اور بآسانی مارکیٹ میں دستیاب ہوں تا کہ بچوں کے والدین پر

فیسوں کے بھاری بوجھ کے علاوہ مہنگا یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو خریدنے کا بوجھ کم ہو سکے۔"

وزیر تعلیم کی request آئی ہے کہ اس قرار داد کو pending کر لیا جائے لہٰذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی قرارداد محترمہ مسرت جمشید چیمہ کی ہے، یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اس پر وزیر صنعت، کامرس و سرمایہ کاری نے حکومتی موقف پیش کرنا تھا لیکن ان کی request آئی ہے کہ ان کی طبیعت ٹھیک نہیں اس لئے آج ایوان میں نہیں آ سکے اس لئے انہوں نے یہ قرارداد pending کرنے کے لئے کہا ہے لہٰذا اس قرارداد کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ محترمہ! اپنی قرارداد پیش کریں۔

سرکاری و نجی ہسپتالوں میں وفات پا جانے والے مریضوں کے لواحقین سے بقایاجات کی رقم وصول نہ کرنے کے بارے میں قانون سازی کا مطالبہ

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت اس حوالے سے قانون سازی کرے کہ تمام سرکاری و نجی ہسپتالوں میں وفات پا جانے والے مریضوں کے لواحقین سے بقایاجات کی رقم وصول نہ کی جائے اور ان کو فی الفور میت لے جانے کی اجازت دی جائے بلکہ ہسپتال انتظامیہ فری ایمبولینس کا انتظام کرے تاکہ میت کو گھر بروقت پہنچایا جا سکے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت اس حوالے سے قانون سازی کرے کہ تمام سرکاری و نجی ہسپتالوں میں وفات پا جانے والے مریضوں کے لواحقین سے بقایاجات کی رقم وصول نہ کی جائے اور ان کو فی الفور میت لے جانے کی اجازت دی جائے بلکہ ہسپتال انتظامیہ فری ایمبولینس کا انتظام کرے تاکہ میت کو گھر بروقت پہنچایا جا سکے۔"

جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں تین حوالوں سے گزارش کرنا چاہوں گا، پہلی بات تو یہ ہے کہ اس قرارداد میں سرکاری و نجی ہسپتالوں کا کہا گیا ہے۔ ہم سرکاری ہسپتالوں کے متعلق تو بات کر سکتے ہیں اور یہاں پر فیصلہ بھی کر سکتے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہم یہاں نجی ہسپتالوں کو پابند نہیں کر سکتے چونکہ وہ اپنے قواعد وضوابط کے مطابق کام کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسرا میں اس بات سے بھی تھوڑا سا اختلاف کرتا ہوں، محترمہ نے فرمایا کہ مریض سرکاری ہسپتالوں میں تندرست ہونے کی بجائے وفات پا جاتے ہیں۔ یہ درست نہیں ہے اس لئے کہ اگر recent past میں دیکھا جائے تو محترمہ حنا پرویز بٹ کی جماعت کے قائد میاں محمد نواز شریف کا سرکاری ہسپتال میں جو علاج ہوا ہے اس کی انہوں نے خود تعریف کی ہے۔ یکسر یہ کہنا کہ سرکاری ہسپتالوں میں مریض فوت ہو جاتے ہیں درست نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سرکاری ہسپتالوں میں بھی بہترین علاج ہو رہا ہے اور لوگ اس سے استفادہ کر رہے ہیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! میری قرارداد میں تو ایسا بالکل نہیں لکھا گیا کہ:

> **"سرکاری ہسپتالوں میں مریض تندرست ہونے کی بجائے وفات پا جاتے ہیں۔"**

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ پہلے بات کر چکی ہیں لہٰذا اب تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں تو میاں محمد نواز شریف کے اپنے بیان کا حوالہ دے رہا ہوں۔ انہوں نے خود فرمایا ہے کہ سرکاری ہسپتال میں علاج کے دوران ان کو بہترین علاج کی سہولتیں فراہم کی گئی ہیں اور حکومت پنجاب کی طرف سے انہیں جو علاج کی سہولتیں دی گئیں اس پر انہوں نے اعتماد کا اظہار کیا تھا اس لئے میں یہ کہوں گا کہ سرکاری ہسپتالوں میں مریضوں کا بہترین علاج ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! جب سرکاری ہسپتالوں میں علاج مفت ہوتا ہے تو بقایاجات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا البتہ میں نجی ہسپتالوں سے متعلق کچھ عرض نہیں کرنا چاہتا۔ سرکاری ہسپتالوں میں جہاں کہیں ہسپتال کی ایمبولینس موجود نہیں وہاں پر سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے تحت پیشنٹ ویلفیئر سوسائٹیز جو کہ رجسٹرڈ ہیں وہ مفت ایمبولینس فراہم کرتی ہیں۔

جناب سپیکر! اگر محترمہ کسی specific ہسپتال کی بات کریں گی تو انشاءاللہ تعالیٰ وہاں بھی مفت ایمبولینس کا بندوبست کر دیا جائے گا۔ میں اس قرارداد کو oppose کرتا ہوں لہٰذا اس قرارداد کو مسترد کیا جائے۔

جناب چیئرمین: وزیر قانون نے اس قرارداد کو oppose کیا ہے۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت اس حوالے سے قانون سازی کرے کہ تمام سرکاری و نجی ہسپتالوں میں وفات پائے جانے والے مریض کے لواحقین سے بقایاجات کی رقم وصول نہ کی جائے اور ان کو فی الفور میت لے جانے کی اجازت دی جائے بلکہ ہسپتال انتظامیہ فری ایمبولینس کا انتظام کرے تاکہ میت کو گھر بروقت پہنچایا جاسکے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب چیئرمین: اگلی قرارداد بھی محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

صوبہ میں سلاٹر ہاؤسز کی تعداد میں اضافے کا مطالبہ

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں مردہ، لاغر اور بیمار جانوروں کے گوشت کے ساتھ حرام گوشت بھی فروخت ہو رہا ہے جس کی ایک وجہ مناسب تعداد میں سلاٹر ہاؤس نہ ہونا ہے لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ سلاٹر ہاؤسز کی تعداد میں اضافہ کیا جائے نیز مضر صحت گوشت فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں مردہ، لاغر اور بیمار جانوروں کے گوشت کے ساتھ حرام گوشت بھی فروخت ہو رہا ہے جس کی ایک وجہ مناسب تعداد میں سلاٹر ہاؤس نہ ہونا ہے لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ سلاٹر ہاؤسز کی تعداد میں اضافہ کیا جائے نیز مضر صحت گوشت فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔"

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں اس قرارداد کو oppose کرتا ہوں۔ مردہ، لاغر، بیمار اور حرام جانوروں کے گوشت کی شکایت پر فوری طور پر قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔ صوبہ بھر میں ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز اور تحصیل ہیڈکوارٹرز کے علاوہ چھوٹے شہروں میں بھی سلاٹر ہاؤسز موجود ہیں۔ جانور ذبح کرتے وقت محکمہ لائیو سٹاک کے ڈاکٹرز موجود ہوتے ہیں جو باقاعدہ چیک کر کے مہر لگاتے ہیں۔ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 کی رُو سے سلاٹر ہاؤسز کی تعداد 229 سے بڑھ کر 455 ہو چکی ہے۔ اب مزید سلاٹر ہاؤسز قائم کئے جائیں گے۔ مضر صحت گوشت فروخت کرنے والوں کے خلاف پنجاب فوڈ اتھارٹی بھی سخت قانونی کارروائی کرتی ہے۔ اس سلسلے میں ہم نے ان کو 2019-11-25 کو دوبارہ ہدایات جاری کر دی ہیں کہ آپ سخت سے سخت کارروائی کریں۔ آج کل 170 سلاٹر ہاؤسز کام کر رہے ہیں۔ میں اس قرارداد کی مخالفت کرتا ہوں کیونکہ یہ حقائق پر مبنی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں مردہ، لاغر اور بیمار جانوروں کے گوشت کے ساتھ حرام گوشت بھی فروخت ہو رہا ہے جس کی ایک وجہ مناسب تعداد میں سلاٹر ہاؤس نہ ہونا ہے لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ سلاٹر ہاؤسز کی تعداد میں اضافہ کیا جائے نیز مضر صحت گوشت فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب چیئرمین: اگلی قرارداد جناب محمد لطاسب ستی کی ہے۔ ان کی طرف سے request آئی ہے تو میری قرار داد کو pending کیا جائے لہٰذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی قرارداد محترمہ سبین گل خان کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

پینے کے صاف پانی کی فراہمی کا بنیادی حق آئین میں شامل کرنے کا مطالبہ

محترمہ سبین گل خان: جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پانی انسانی زندگی کے لئے بنیادی ضرورت ہے لیکن عوام کی بڑی تعداد اس بنیادی ضرورت سے محروم ہے لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئین کے آرٹیکل 19-الف میں دیئے گئے حق معلومات اور آرٹیکل 25-الف میں دی گئی مفت اور لازمی تعلیم کی فراہمی کی طرح پاکستان کے ہر شہری کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو بھی بطور بنیادی حق آئین میں شامل کیا جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پانی انسانی زندگی کے لئے بنیادی ضرورت ہے لیکن عوام کی بڑی تعداد اس بنیادی ضرورت سے محروم ہے لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئین کے آرٹیکل 19-الف میں دیئے گئے حق معلومات اور آرٹیکل 25-الف میں دی گئی مفت اور لازمی تعلیم کی فراہمی کی طرح پاکستان کے ہر شہری کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو بھی بطور بنیادی حق آئین میں شامل کیا جائے۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! اس قرارداد سے متعلقہ وزیر اس وقت موجود نہیں ہیں لہٰذا میری استدعا ہو گی کہ اس قرار داد کو pending کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین: چونکہ اس قرار داد سے متعلقہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرار داد کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی قرار داد سردار فاروق امان اللہ دریشک کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جب کوئی قرارداد آپ admit کرتے ہیں تو تھوڑا سا دیکھ لیا جائے۔ آپ نے سردار فاروق امان اللہ دریشک کی جو قرار داد pending فرمائی ہے اس میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ "سینی ٹیشن کو بطور بنیادی حق آئین میں شامل کیا جائے" یہ قرارداد صوبائی حکومت سے متعلقہ نہیں ہے اور وفاقی حکومت کو اس بات کی سفارش کرنا کہ سینی ٹیشن کو بطور بنیادی حق آئین میں شامل کیا جائے مناسب نہیں ہے۔میرا خیال ہے کہ ہمیں اس حوالے سے تھوڑا غور کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین: آپ صحیح فرما رہے ہیں۔اگلی قرار داد جناب محمد صفدر شاکر کی ہے۔جی،اسے پیش کریں۔

شوگر ملوں کی طرف سے زمینداروں
کو گنّے کی سپلائی کی ادائیگی فی الفور کروانے کا مطالبہ

جناب محمد صفدر شاکر: جناب چیئرمین! میں یہ قرار داد پیش کرتا ہوں کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ جن شوگر ملوں نے زمینداروں کو گنّے کی سپلائی کی ادائیگی نہیں کی حکومت انہیں فوری ادائیگی کا حکم جاری کرے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ جن شوگر ملوں نے زمینداروں کو گنّے کی سپلائی کی ادائیگی نہیں کی حکومت انہیں فوری ادائیگی کا حکم جاری کرے۔"

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئرمین! پنجاب کے کاشتکاروں نے 138.114-ارب روپے کا گنّا فروخت کیا تھا جس میں سے 137.235-ارب روپے کی ادائیگیاں ہو چکی ہیں جو کہ کل ادائیگی کا 99.43 فیصد بنتا ہے اور 0.789-ارب روپے کے بقایا جات ہیں۔

جناب چیئرمین! گنّے کی قیمت کی ادائیگی میں تاخیر پر 36 شوگر ملوں کو شوکاز نوٹس جاری کئے گئے جن میں سے 30 شوگر ملوں نے 100 فیصد گنّے کی قیمت ادا کر دی ہے۔ چار نادہندہ شوگر ملوں کے خلاف پنجاب شوگر فیکٹری کنٹرول ایکٹ 1950 کے تحت شوکاز کی سماعت جاری ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1) رمضان شوگر مل چنیوٹ

(2) پتوکی شوگر مل قصور

(3) عبداللہ شوگر مل اوکاڑہ

(4) العربیہ شوگر مل سرگودھا

جناب چیئرمین! 36 نادہندہ شوگر ملوں میں سے 16 شوگر ملوں نے 15 دن میں ادائیگی کے قانون کو عدالت عالیہ میں بذریعہ رٹ پٹیشن نمبری 21765 چیلنج کر رکھا ہے۔ مورخہ 12-04-2019 کو کین کمشنر پنجاب اور 17-04-2019 کو چیف سیکرٹری پنجاب عدالت عالیہ میں پیش ہوئے جس میں شوگر ملوں کو قانون کے مطابق پندرہ دن میں ادائیگی کرنے کی عدالت عالیہ کو استدعا کی گئی۔ تمام نادہندہ شوگر ملز کو show cause notice جاری کئے گئے اور شوگر ملز فیکٹریز کنٹرول ایکٹ کی شق 21 and 6(2) کے تحت کارروائی کے احکامات مورخہ 16-09-2019 کو جاری کئے جس میں ڈپٹی کمشنرز کو احکامات جاری کئے گئے کہ ملز کی کُرکی کر کے گنے کے کاشتکاروں کو گنے کی ادائیگی کو یقینی بنایا جائے اور بھرپور کوشش کی جا رہی ہے کہ جلد از جلد 100 فیصد ادائیگی یقینی بنائی جائے۔ مزید برآں کین کمشنر کے آفس سے جاری کردہ احکامات کی روشنی میں ڈپٹی کمشنر سرگودھا نے العربیہ شوگر ملز کی چینی کے گودام سیل کر کے Arrear of Land Revenue کی کارروائی شروع کر دی ہے جس کے نتیجے میں 30- نومبر تک پانچ کروڑ روپے زمینداروں کو دینے کا شیڈول لے لیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: جناب سمیع اللہ چودھری! آپ اس کو oppose کر رہے ہیں؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئرمین! میں اس کو oppose کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: یعنی آپ کارروائی کر رہے ہیں تو جو ادائیگی بقایا ہے وہ ہو جائے گی؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئرمین! پہلے ہم اُن کا سٹاک قبضے میں لیتے ہیں اُس کے بعد ہم اُس کی auction کرتے ہیں۔ اس کی واضح مثال یہ ہے کہ برادرز شوگر ملز کی چینی auction پر چلی گئی ہے جس کی دو auctions ہو چکی ہیں لیکن اُس میں ایک بھی bidder نہیں آیا تو تیسری auction کے لئے پھر 16۔ دسمبر کی تاریخ رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد صفدر شاکر!

جناب محمد صفدر شاکر: جناب چیئرمین! یہ پنجاب کے زمینداروں کا مسئلہ ہے اور زمیندار تو پہلے ہی کسمپرسی کی زندگی بسر کر رہا ہے اُس کے پاس تو اگلی فصل کے لئے پیسے نہیں ہوتے اور یہ شوگر ملز والے اتنا تنگ کرتے ہیں کہ پہلے گنے کے وزن میں کٹوتی کرتے ہیں پھر اُن کی payment میں کٹوتی کرتے ہیں۔ میں نے تو یہ گزارش کی ہے کہ ابھی تک جن لوگوں کو payment نہیں ہوئی خدا کے لئے اُن کو payment دیں تاکہ وہ اپنی اگلی فصل کاشت کریں۔ وزیر موصوف اپنی جگہ صحیح فرما رہے ہیں لیکن ہم نے عوام کا مسئلہ پیش کیا ہے، غریب زمیندار کا مسئلہ پیش کیا ہے۔ اس ملک میں زراعت ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے اگر زراعت مضبوط نہیں ہوگی تو پاکستان مضبوط نہیں ہوگا تو میں نے یہ گزارش کی ہے کہ یہ زمینداروں کا مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین: میری تجویز ہے کہ آپ اس پر assurance دے کر اس کو oppose کریں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئرمین! ہم اس پر پوری تندہی کے ساتھ پورے وسائل استعمال کر رہے ہیں۔ میں خدا کو حاظر ناظر جان کر بتا رہا ہوں کہ میں بالکل بیتاب ہوں کہ کاشتکار کو ایک ایک روپیہ ادا ہو۔ ہم نے ماضی کے 27۔ ارب روپے کاشتکاروں کو دلوائے ہیں اور اس حوالے سے ہمیں بہت سختی کرنی پڑی ہے۔ رواں سال کی 78 کروڑ روپے کی payment ہے جس میں سے پانچ کروڑ روپے کی undertaking آ گئی ہے اور باقی 73 کروڑ

روپے کی payment کے حوالے سے ہم چاہے اُن کے stock auction کریں، چاہے اُن کی ملز کی auction ہو ہم انشاءاللہ تعالیٰ کاشتکار کو ایک ایک روپیہ دلوائیں گے۔

جناب علی اختر: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جناب علی اختر پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب علی اختر: جناب چیئرمین! جناب صفدر شاکر نے آج جس issue کی طرف توجہ دلائی ہے میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب کے ہر کسان کا یہ مسئلہ ہے۔ وزیر موصوف نے اس کی guarantee دے دی اور اُمید ہے کہ اس پر حکومت کام بھی کرے گی لیکن میرا خیال ہے کہ اس قرارداد کو oppose نہیں کرنا چاہئے بلکہ اس قرارداد کو متفقہ طور پر منظور کرنا چاہئے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: چودھری صاحب! میری تجویز بھی یہی ہے لیکن جیسے آپ مناسب سمجھیں۔ آپ بھی efforts کر رہے ہیں کہ کاشتکاروں کو گنے کے پیسے ملنے چاہئیں اور جناب صفدر شاکر بھی یہی فرما رہے ہیں کہ کاشتکاروں کو پیسے ملنے چاہئیں تو ہم اس کو oppose کیوں کریں؟ اس پر voting کرا لیتے ہیں۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ جن شوگر ملوں نے زمینداروں کے گنے کی سپلائی کی ادائیگی نہیں کی، حکومت انہیں فوری ادائیگی کا حکم جاری کرے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب چیئرمین: جناب علی اختر مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک استحقاق بابت سال 2019 کے بارے میں
مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب علی اختر: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحاریک استحقاقات نمبر 1، 6، 8، 9، 10، 11، 12، 14، 15، 17، 18، 20، 21 اور 22 بابت سال 2019 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31۔ جنوری 2010 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب چیئرمین: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحاریک استحقاقات نمبر 1، 6، 8، 9، 10، 11، 12، 14، 15، 17، 18، 20، 21 اور 22 بابت سال 2019 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31۔ جنوری 2010 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال ہے کہ:

"تحاریک استحقاقات نمبر 1، 6، 8، 9، 10، 11، 12، 14، 15، 17، 18، 20، 21 اور 22 بابت سال 2019 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31۔ جنوری 2010 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: اب جناب خلیل طاہر سندھو ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئر مین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کرکے ایڈورڈ کالج، پشاور کو خیبر پختونخوا حکومت کی جانب سے سرکاری تحویل میں لئے جانے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئر مین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:۔

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کرکے ایڈورڈ کالج، پشاور کو خیبر پختونخوا حکومت کی جانب سے سرکاری تحویل میں لئے جانے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:۔

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کرکے ایڈورڈ کالج، پشاور کو خیبر پختونخوا حکومت کی جانب سے سرکاری تحویل میں لئے جانے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب چیئر مین: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

ایڈورڈ کالج پشاور کو واپس متعلقہ چرچ کے دائرہ اختیار میں دینے کا مطالبہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ اور پورے معزز ایوان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

"ایڈورڈ کالج، پشاور جو کہ 1900 میں اُس وقت کے ڈپٹی کمشنر ایڈورڈ صاحب جو کہ برطانیہ سے تھے، نے قائم کیا تھا اور یہ کالج پشاور چرچ کے زیر انتظام تھا کو خیبر پختونخوا کی موجودہ گورنمنٹ نے بغیر کسی قانونی عذر کے یکطرفہ فیصلہ کر کے اپنی سرکاری تحویل میں لے لیا ہے۔ آئین پاکستان اور سپریم کورٹ کے فیصلہ کے تحت کسی بھی چرچ کے دائرہ اختیار میں آنے والے ادارہ / پراپرٹی اس کی صفت تبدیل کی جاسکتی ہے اور نہ ہی سرکاری تحویل میں لیا جاسکتا ہے۔ خیبر پختونخوا گورنمنٹ کے ان غیر قانونی اقدامات کی وجہ سے نا صرف پاکستان بھر کے مسیحوں بلکہ پوری دنیا کے مسیحوں میں شدید غم و غصہ اور تشویش پائی جاتی ہے لہٰذا یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایڈورڈ کالج، پشاور کو واپس متعلقہ چرچ کے دائرہ اختیار میں دیا جائے تاکہ اقلیتوں میں پایا جانے والا احساس محرومی و احساس عدم تحفظ ختم ہو سکے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"ایڈورڈ کالج، پشاور جو کہ 1900 سے پشاور چرچ کے زیر انتظام تھا کو خیبر پختونخوا کی موجودہ گورنمنٹ نے بغیر کسی قانونی عذر کے یکطرفہ فیصلہ کر کے اپنی سرکاری تحویل میں لے لیا ہے۔ آئین پاکستان اور سپریم کورٹ کے فیصلہ کے تحت کسی بھی چرچ کے دائرہ اختیار میں آنے والے ادارہ / پراپرٹی کو نہ تو اس کی صفت تبدیل کی جاسکتی ہے اور نہ ہی سرکاری تحویل میں لیا جاسکتا ہے۔ خیبر پختونخوا گورنمنٹ کے ان غیر قانونی اقدامات کی وجہ سے نا صرف پاکستان بھر کے مسیحوں بلکہ پوری دُنیا کے مسیحوں میں

شدید غم و غصہ اور تشویش پائی جاتی ہے لہٰذا یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایڈورڈ کالج، پشاور کو واپس متعلقہ چرچ کے دائرہ اختیار میں دیا جائے تاکہ اقلیتوں میں پایا جانے والا احساس محرومی و احساس عدم تحفظ ختم ہو سکے۔"

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ میں اس قرارداد کو oppose کرنا چاہ رہا تھا لیکن جس طرح معزز ممبر نے اس بات کی اجازت چاہی ہے تو میں نے اُن کے احترام میں یہ بات نہیں کی اس لئے کہ اُن کا ایک concern ہے تو کم از کم اُن کا concern اسمبلی کے floor پر آ جائے گا لیکن جہاں تک اس قرارداد کے آگے impact کا تعلق ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ It will be a bad precedent کہ ہم یہاں سے کسی دوسرے صوبے کے لئے کوئی قرارداد پیش کر کے بھیجیں کہ وہ یہ کام نہ کریں۔

جناب سپیکر! میں ذاتی طور پر اس بات کا شاہد ہوں اور مجھے اس بات کا یقین ہے کہ یہ غلط نہیں ہے کہ اس مسئلے پر خیبر پختونخوا حکومت کے وزیر اطلاعات جناب شوکت یوسف زئی باقاعدہ ایک statement دے کر اس تمام معاملے کو contradict کر رہے ہیں کہ خیبر پختونخوا حکومت کوئی اقدام کرنے کے لئے نہیں جا رہی۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ معزز ممبر کے احترام میں، میں نے oppose نہیں کیا۔ میں ان سے request کروں گا کہ یہ آج ہی میرے ساتھ بیٹھ جائیں۔ ہم خیبر پختونخوا گورنمنٹ سے بات کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ان کے متعلقہ منسٹر اور وزیر قانون سے بات کرتا ہوں۔ اگر اس قسم کی کوئی چیز ہو رہی ہو گی تو ہم پھر اپنا concern ضرور show کریں گے لیکن اگر ایک معاملہ ان کے ہاں resolve ہو چکا ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب نہیں ہو گا اس لئے اس قرارداد کو pending کر دیں اس دوران ہم آپس میں بیٹھ کر خیبر پختونخوا گورنمنٹ سے بات کر لیتے ہیں،

وزیر قانون اور انفارمیشن منسٹر جنہوں نے بیان دیا تھا ان سے بات کر لیتے ہیں۔ ہم ان سے اصل حقائق لے لیتے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئر مین! بہت شکریہ۔ میں آپ کی اجازت سے بتانا چاہتا ہوں کہ جب ذوالفقار علی بھٹو نے ادارے حکومتی تحویل میں لئے تھے تو مولانا مفتی محمود اس وقت وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد موجودہ خیبر پختونخوا کے تھے۔ انہوں نے جناب ذوالفقار علی بھٹو کو انکار کر دیا تھا۔

جناب چیئر مین! میں جناب محمد بشارت راجا کی بات سے اتفاق اس حد تک کرتا ہوں میں ان کے پاس چلا جاتا ہوں یہ بڑے بھائی ہیں۔

جناب چیئر مین! میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ There is a Judgment of Supreme Court جس کے خلاف دو review ہوئے تھے جو اس وقت کے ایڈووکیٹ جنرل جناب خلیل رمدے صاحب نے کئے تھے۔ ان میں ایک رنگ محل سکول کا کیس بھی تھا جس میں full bench نے hold کیا تھا۔ (PLD 1988 Supreme Court (page-382 کہ کسی بھی چرچ کی پراپرٹی اور communal پراپرٹی کو سرکاری تحویل میں نہیں لیا جا سکتا۔ آئین پاکستان کے آرٹیکل 189 کے تحت وہ finality attain کر چکی ہے۔ اس کے بعد ان کی حکومت نے بھی بڑا اچھا فیصلہ کیا تھا کہ کسی بھی communal پراپرٹی کو بیچا جا سکتا ہے، خریدا جا سکتا ہے اور نہ ہی ٹرانسفر کیا جا سکتا ہے even occupy بھی نہیں کیا جا سکتا۔

جناب چیئر مین: جناب خلیل طاہر سندھو! انہوں نے فرمایا ہے کہ ایک تو ambiguity ہے کہ کیا ایسا ہوا بھی ہے؟ اس کو دیکھ لیں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئر مین! ہوا ہے۔

جناب چیئر مین: میری دوسری گزارش یہ ہے کہ جناب محمد بشارت راجا نے جو concern show کیا ہے کہ اس کو as a dictation from the Punjab Assembly لیں گے۔ جناب محمد بشارت راجا آپ سے discuss کریں گے پھر جیسا فرمائیں گے اس طرح اس کو دیکھ لیں گے۔ اس وقت اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں صرف ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔ میں جھوٹ نہیں بول رہا اور میں ایوان میں بات کر رہا ہوں کہ یہ ہو چکا ہے۔ انہوں نے اس کا قبضہ بھی لے لیا ہے اور پرنسپل کی تصویریں بھی پڑی ہیں۔

جناب چیئرمین! میں یہ کہتا ہوں کہ ہماری state کا نام پوری دنیا میں بدنام نہ ہو کیونکہ پوری دنیا میں اس کے خلاف مظاہرے ہو رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ

زیرو آر نوٹس

جناب چیئرمین: اب ہم زیرو آر نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آر نوٹس نمبر 221/19 حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

چو آسیدن شاہ روڈ (جہلم) پہاڑی ایریا میں ڈکیتی کی وارداتوں میں اضافہ

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ "اوصاف" مورخہ 29-اکتوبر 2019 کی خبر کے مطابق کھیوڑہ چو آسیدن شاہ روڈ (جہلم) پہاڑی کے ایریا میں دن دہاڑے ڈکیتی، ڈاکوؤں نے اسلحہ کی نوک پر تقریباً 50 سے 60 گاڑیوں کے مسافروں سے لاکھوں روپے نقدی، موبائل فون اور قیمتی زیورات چھین لئے۔ اسی روڈ پر ہر دوسرے روز ڈکیتی کی وارداتیں ہو رہی ہیں لہٰذا مجھے زیرو آر نوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی اجازت ہے۔ آپ بول لیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! خبر کے مطابق یہاں پر بار بار ڈکیتیاں ہوتی ہیں۔ Law and governance کے مطابق ایف آئی آر وغیرہ کی ضرورت ہے تو وزیر قانون اس کو دیکھیں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! ہم پہلے بھی لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کو monitor کر رہے ہیں لیکن انہوں نے جس specific area کا ذکر کیا ہے تو میں مقامی انتظامیہ سے معلومات لے کر محترمہ کو بتا بھی دوں گا اور انشاء اللہ تعالیٰ اس پر باقاعدہ کارروائی کی جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی، اس زیرو آور نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس زیرو آور نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 27-نومبر 2019 سہ پہر 3:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔